عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۳۸
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

تذکرہ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ویدوں اور پرانوں میں

طویل و عریض سفارت
امیر المومنین سیدنا
امیر معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
سیاسی تدبر، عقل مندی
اور دانائی

اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش
جنگ کرنیوالوں سے حسن سلوک

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
حضرت مولانا **مفتی احمد الرحمٰن** صاحب کا سانحہ ارتحال

اداریہ ۔ تعزیتی پیغامات ۔ بیانات ۔ اور خبریں

قرآنِ مجید اور قتلِ مرتد

مسٹر محمد علی قادیانی جماعت لاہور کے امیر کا عقیدہ

آہ! حضرت جی چلے گئے

جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کی وفات پر
ایک طالب علم کے احساسات وجذبات

بزم جہاں سے اٹھ کر حضرت چلے گئے — دیکر ہمیں وہ داغِ فرقت چلے گئے
نگراں جامعہ کے اور باغباں ہمارے
اہلِ چمن کو دیکر حسرت چلے گئے

روحِ رواں ہماری قلب و جگر ہمارے — افسوس! پاسبانِ ملت چلے گئے
وہ چاند آسماں کے وہ پھول اس زمین کے
بخشا کے اک جہاں کو زینت چلے گئے

عالم تھے باعمل وہ، تقویٰ لباس ان کا — دار البقاء وہ لینے سعادت چلے گئے
روئے مکین خانہ، دیوار و در بھی روئے
صاحب کہ ہم سے رے کے عشرت چلے گئے

مسجد میں صف اول، محراب اور منبر — کہتے ہیں آہ! صاحبِ عظمت چلے گئے
ہے سوگوار دفتر، دار الحدیث غمگین
ماتم ہے اس چمن میں، حضرت چلے گئے

خدام آبدیدہ، طلاب گریہ گر ہیں! — ہائے کہ نیک وہ، عالی خصلت چلے گئے
اخلاق کے وہ پیکر، فرشتہ صفت وہ مفتی
ہم سے بچھڑ کے سوئے جنت چلے گئے

عالم کی موت بیشک، عالم کی موت آئی! — ہو کر جدا وہ مفتیؒ خلقت چلے گئے
آنسو بہانے والو! زیادہ نہ غم کرو تم
جنت بنا کے زیرِ تربت چلے گئے

وہ بے کسوں کے ارماں، وہ مفلسوں کے والی — آہ! تاجدار و عالی ہمت چلے گئے
وہ سر بکف مجاہد! آہ! دردمند مفتی
کر کے وہ دینِ حق کی خدمت چلے گئے

اہلِ کرم کا سایہ سر سے اٹھا ہمارے — بن کر وہ داستانِ محبت چلے گئے
اک ذات ہے کہ محسنؔ جس کو فنا نہیں ہے
اس کے سوا کسی کو کوئی بقا نہیں ہے

احسان اللہ محسنؔ بلتی متعلم ـ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۳۸	جلد نمبر ۹	۸ تا ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ ۲۲ تا ۲۸ فروری ۱۹۹۱ء

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ طالب علم کے جذبات ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲
۲۔ نعت ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴
۳۔ اداریہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵
۴۔ تذکرہ رسول عربی ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۷
۵۔ طویل و عریض سفارت، حضرت امیر معاویہؓ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹
۶۔ اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۱
۷۔ قتل مرتد ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲
۸۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴
۹۔ زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۷
۱۰۔ مسٹر محمد علی قادیانی جماعت لاہور کا عقیدہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۸
۱۱۔ حقیقت مرزائیت ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹
۱۲۔ حاصل مطالعہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰
۱۳۔ حضرت مفتی صاحب پر تعزیتی اجتماعات ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
۱۴۔ مفتی صاحبؒ کے مشن کو جاری رکھا جائے گا ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۳
۱۵۔ مالدیپ میں غیر اسلامی سرگرمیوں پر پابندی ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۷

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

پبلشر و چیف ایڈیٹر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ ۔۔۔ کراچی

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کچھ نہ مانگا آپؐ نے اپنے لیئے
ہاں مگر مانگا تو اُمت کے لیے

ہر نبی نے مانگ لی اپنی دعا
آپؐ نے رکھ لی قیامت کے لیے

اہلِ مکہ نے نہ پایا کوئی شخص!
آپؐ سے بہتر امانت کے لیئے!

آپؐ کو بھیجا خدائے پاک نے
سارے عالم کی ہدایت کے لیئے!

انبیاء نے چن لیا معراج میں
آپؐ کو اپنی امامت کے لیئے!

وقف ہوں گے عرصۂ محشر میں آپؐ
اپنی اُمت کی شفاعت کے لیئے

راہِ دیں میں آپؐ کے اصحابؓ سب
تھے کمربستہ شہادت کے لیئے

روز و شب شام و سحر رہتا کھُلا
آپؐ کا در اہلِ حاجت کے لیئے

میر و سلطانِ عرب ہوتے ہوئے
بوریا تھا استراحت کے لیئے

خانۂ اقدس میں ہنگامِ وصال
کچھ نہ تھا اہلِ قرابت کے لیئے

بیلنے پڑتے ہیں پاپڑ مدتوں
قولِ حق پر استقامت کے لیئے

دیکھ سرور موت آپہنچی قریب
اب تو فارغ ہو عبادت کیلئے

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ صاحب کا سانحہ ارتحال

آسماں انکی لحد پہ شبنم افشانی کرے

محدث العصر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ کے جانشین حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن اللہ کو پیارے ہو گئے یقین نہیں آتا کہ حضرت مفتی صاحب وفات پا گئے لیکن اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ سب کو جانا ہے کون آگے کون پیچھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات کی اندوہناک خبر اخبارات میں نیز ختم نبوت کے گذشتہ شمارے میں آپ پڑھ چکے ہوں گے ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

یوں تو روزانہ کئی لوگ اس دنیائے فانی سے کوچ کر جاتے ہیں مگر حقیقت میں یاد انہی کی رہ جاتی ہے جو اپنی محبت اور خلوص سے لوگوں کے دل جیت لیا کرتے ہیں۔ مفتی صاحبؒ بھی انہی لوگوں میں سے تھے۔ عوام کیا، علماء کرام کیا، مشائخ عظام کیا، سب ہی مفتی صاحبؒ کے گرویدہ تھے اس لئے جنازہ میں نہ جانے کہاں کہاں سے لوگ کھنچے چلے آ رہے تھے، علماء، صلحاء، عوام کا ایک سیلاب تھا، چہار طرف انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا لوگ غم سے نڈھال اور ان کی آنکھیں اشکبار تھیں، ہر طرف یہ ہی کہا جا رہا تھا کہ آج ہم یتیم ہو گئے، یہ بات اپنی جگہ حقیقت تھی کہ حضرت مفتی صاحب میں یہ خصوصیت تھی کہ ہر شخص کے مسائل میں دلچسپی لیتے تھے اور ان کے مسائل کا حل فرماتے تھے۔

حضرت مفتی صاحبؒ کی عمر کیا تھی؟ صرف باون سال، ابھی آپ کو عملی میدان میں قدم رکھے تقریباً ۳۰ ہی سال گذرے تھے، ابھی ابھی کی بات ہے کہ حضرت بنوریؒ کی وفات تک (۱۹۷۷ء تک) آپ دہلی مرکنٹائل سوسائٹی کراچی میں واقع ریاض مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے تھے، اور ساتھ ساتھ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے دارالافتاء میں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت بنوریؒ کی وفات کے بعد جب جامعۃ العلوم الاسلامیہ کا اہتمام سنبھالا تو قدرت نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور آپ بلندیوں تک پہنچ گئے اور آپ آخری دم تک دینی خدمات انجام دیتے رہے۔

آپ کی خدمات کا ایک طویل سلسلہ ہے، ۳۰ سالوں پر محیط یہ مختصر سی عملی زندگی لیکن خدمات کا دائرہ اتنا وسیع کہ جس کو احاطہ تحریر میں لایا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مفتی صاحبؒ کی زندگی پر کتاب لکھنے کا کام کوئی مصنف انجام دے سکتا ہے جس میں حضرت مفتی صاحبؒ کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔

حضرت مفتی صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے ایک تڑپنے والا بے چین دل عطا فرمایا تھا، دنیا میں جہاں کہیں مسلمانوں پر افتاد آ پڑے تکلیف آ پڑے، حضرت مفتی صاحبؒ تڑپ اٹھتے تھے، اگر ملک کے اندر کوئی مسئلہ پیدا ہو جاتا تو، حضرت مفتی صاحبؒ اس مسئلے کے حل کی تدبیریں کرنے لگتے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے کوئی ایسی تحریک نہ تھی کہ جس میں حصہ نہ لیا ہو۔ تحریک تحفظ ختم نبوت ہو یا عظمت صحابہؓ کا مشن نفاذ اسلام کی تحریک ہو یا عورت کی سربراہی کا مسئلہ ہر تحریک میں آپ ہراول دستے میں نمایاں ہوتے تھے، تمام دینی تنظیموں، مدارس و جامعات کی آپ سرپرستی فرماتے تھے اگرچہ سیاست میں عملاً حصہ نہیں لیتے تھے لیکن مملکت خداداد میں نفاذ اسلام کے سلسلے میں بے حد متفکر رہتے تھے ایک طرف وفاق المدارس میں آپ متحرک رہتے تھے تو دوسری طرف متحدہ علماء کونسل میں آپ سرگرم نظر آتے تھے، جہاد افغانستان کے سلسلے میں آپ کو کافی دلچسپی تھی۔

خلیج میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے آپ کو دن رات اس کا فکر دامن گیر تھا، اور اندر ہی اندر یہ غم آپ کو کھائے جا رہا تھا کوئی عجب نہیں کہ یہ دل کا دورہ بھی خلیج کے بحران کا نتیجہ ہی ہو۔

حضرت بنوری نوراللہ مرقدہٗ کی نظر انتخاب بھی لاجواب تھی کہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن نے حضرت مفتی صاحبؒ کے دور اہتمام میں اتنی وسعت اختیار کر لی کہ صرف کراچی میں اس کی کئی شاخیں موجود ہیں۔ اگر شاخوں پر نظر ڈالیں تو ہر شاخ صرف شاخ نہیں بلکہ ایک جامعہ نظر آتی ہے جا العلوم الاسلامیہ سے آج ہزاروں تعداد میں

علماء فارغ ہو کر ملک اور بیرون ملک خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ جامعہ حضرت بنوریؒ کے دور میں پاکستان بھر میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں منفرد نوعیت کا حامل تھا۔ اور اس کی وہ خصوصیت حضرت مفتیؒ کے دور میں برقرار رہی بلکہ اس نے ترقی بھی کی۔ اس وقت بھی پوری دنیا سے تشنگان علوم دینیہ حضرت بنوریؒ کے اس چشمہ سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس چشمہ کو حضرت مفتی صاحبؒ کی بے لوث اور ماہرانہ صلاحیتوں نے اس میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ اللہ تعالیٰ حضرت بنوریؒ اور حضرت مفتی صاحبؒ کی اس عظیم دینی خدمت کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ باطل گروہوں کے ساتھ کبھی مفاہمانہ رویہ اختیار نہیں کیا نہ ہی کوئی لچکدار پالیسی اپنائی بلکہ قرآنی اصول **اشداء علی الکفار رحماء بینھم** کی آپ کھلی تصویر تھے۔ قادیانیت اور دوسرے باطل ٹولوں کے خلاف آپ کا دل آتشکدہ بنا رہتا تھا ہم نے ایک ہی اصول پڑھا ہے اور سیکھا ہے وہ یہ ہے کہ جو میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب کا دوست ہے وہ ہمارا بھی دوست ہے اور ہمارے آقاؐ اور آپؐ کے اصحابؓ کا دشمن ہے وہ ہمارا بھی دشمن ہے۔ چنانچہ ختم نبوت کے محاذ پر بھی آپؒ کی سرگرمیاں تیز و تند رہیں۔ اور ہم اگر یہ کہیں کہ فتنۂ قادیانیت کے انسداد کا مشن حضرت العلامہ بنوریؒ سے انہیں وراثت میں ملا تو اس میں کسی قسم کا مبالغہ نہ ہوگا۔

آپ یوں تو عرصہ دراز سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ منسلک رہے لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ ساہیوال کی وفات کے بعد نائب امیر کے عہدے کے لئے حضرت مفتی صاحب کا انتخاب عمل میں آیا۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے لندن فرار ہونے کے بعد یہ بات شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ مغربی دنیا کو ختم نبوت کے مشن سے روشناس کرانے کیلئے ایک مرکز قائم کیا جائے، چنانچہ متحدہ عرب امارات کے احباب کی تحریک پر وہاں سفر کرنے کے لئے ایک وفد ترتیب دیا گیا۔ اور اس وفد کے قائد حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ تھے۔ وفد نے متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا۔ وہاں کے مسلمانوں نے لندن کے دفتر کی خریداری کے لئے ایک خطیر رقم بھی عنایت فرمائی۔ الحمدللہ! لندن میں ختم نبوت کا دفتر قائم ہو گیا اور وہاں کے احباب چلا رہے ہیں اور یوں یہ دفتر مفتی احمد الرحمنؒ کے لئے صدقۂ جاریہ بن گیا۔

محاذ ختم نبوت پر حضرت مفتی صاحبؒ نے گرانقدر قربانیاں دی ہیں۔ برطانیہ، بنگلہ دیش، بھارت اور افریقہ کے کئی ملکوں کے دورے کئے اور اندرون ملک بھی اس سلسلے میں دورے فرماتے رہے۔ گذشتہ سال اگست ۱۹۹۰ء میں بریڈفورڈ میں منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں خصوصیت کے ساتھ شرکت فرمائی اور اس کانفرنس میں تقریباً پون گھنٹہ عقیدہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کے موضوع پر عالمانہ خطاب فرمایا اور تقریباً دو ہفتہ برطانیہ بھر کا دورہ بھی فرمایا۔

۱۹۸۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران جب پاکستان کے سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے ساتھ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک پانچ رکنی وفد نے ملاقات کی تھی، اس میں حضرت مفتی احمد الرحمنؒ بھی شامل تھے۔ ۱۹ اپریل ۱۹۸۴ء کو کراچی نشتر پارک میں ختم نبوت کانفرنس جو منعقد ہوئی تھی، اس کی کامیابی کا سہرا بھی حضرت مفتی صاحب کے سر ہے۔ آپ نے دن رات ایک کر کے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے محنت فرمائی کانفرنس میں آپ ہی نے خطبۂ صدارت پیش کیا تھا۔ آپ ہفت روزہ ختم نبوت کی مجلس ادارت کے بورڈ کے چیئرمین بھی تھے۔ گذشتہ ۹ سال سے برابر ہفت روزہ کی مکمل سرپرستی فرماتے رہے۔

حضرت مفتی صاحبؒ کے والد محترم حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوریؒ اپنے دور کے بہت بڑے محدث تھے علم دین بھی انہیں اپنے والد محترم سے وراثت میں ملا ہے آپ کا اصل وطن بہبودی ضلع اٹک تھا، آپ نے علوم دینیہ دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سندھ سے حاصل کئے جو شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی قائم کردہ ایک عظیم درسگاہ ہے آپ کے والد محترم وہاں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں ہزاروں شاگردوں کے علاوہ چار صاحبزادے پانچ صاحبزادیاں اور ایک بیوہ (جو محدث عصر حضرت بنوریؒ کی صاحبزادی ہیں) سوگوار چھوڑے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی حسنات کو قبول فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے، اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام رہنما مبلغین اور کارکن اور ادارہ ختم نبوت ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اپنے قارئین سے حضرتؒ کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کی درخواست کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ختم نبوت کے مشن، فتنۂ قادیانیت کے انسداد کے لئے وہ جس مشن کے علمبردار تھے انشاءاللہ اس مشن کو جاری و ساری رکھا جائے گا۔ اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی جائے گی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مشن پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مفتی صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

؎ حقیقت مثلِ مہر و ماہ لوحِ دل پہ ہے تاباں — وہ منواتی ہے اپنے کو، کبھی مانی نہیں جاتی

تذکرہ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم ویدوں اور پرانوں میں

مولانا محمد غازی پوری ندوی

نبی آخر الزماں سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اپنے دور میں دی ہے جو آج بھی اہل کتاب کی کتابوں میں واضح الفاظ میں موجود ہے جس کا اعتراف خود یہود مدینہ کو بھی تھا لیکن تعصب نے انہیں اظہار حقیقت سے باز رکھا تھا۔ اور ان آیات کو بھی چھپاتے رہے جس میں بعثت کی خبر مذکور تھی لیکن حقیقت حقیقت ہے، وہ منوا لیتی ہے ہر چند کہ ماننے سے گریز ہی کیا جائے۔

حقیقت مثل مہر و ماہ لوحِ دل پہ ہے تاباں
وہ منواتی ہے اپنے کو کبھی مانی نہیں جاتی

توریت، زبور، انجیل اور دیگر صحائف میں جس طرح اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح ویدوں پرانوں اپنشدوں میں آپ کی بعثت کی خبر مذکور ہے اور ان کی پیشین گوئی کو سب ہندو وغیرہ صحیح بھی سمجھتے ہیں لیکن افسوس کہ آئے ہوئے کو تسلیم نہ کر کے انتظار کی تنگ و تاریک راہ داریوں میں بھٹک رہے ہیں اب اس موضوع پر کئی کتابیں اردو اور ہندی میں آچکی ہیں اور بعض انصاف پسند ہندوؤں نے بہت کھل کر لکھا ہے اور ہندوؤں کو دعوت دی ہے کہ تم جس کلکی بھگوان کا اوتار ہندوؤں کا عقیدہ ہے (اوتار کا تصور یعنی مظہر خدا ہونے کا تصور مسلمانوں کے یہاں نہیں ہے۔ لہٰذا کلکی نام کی بات تو صحیح ہے اور اوتار ان کے عقیدہ کی بازگشت ہے) کی آمد کے منتظر ہو وہ عرب کی سرزمین شامل دیپ میں آج سے چودہ سو سال پیشتر آچکا ہے جس کی دعوت عام ہو چکی ہے جس کی اتباع ہی میں نجات کی راہ مضمر ہے تلسی داس نے اس سچائی کو یوں بیان کیا ہے۔

سنگ رام پران میں ان کی یہ چوپائیاں آج بھی موجود ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر انسان کا ایمان لانا فرض بتایا گیا ہے۔

یہاں کچھ بات کہوں کچھ راکھوں
وید پران ست بھاگوت
۲۔ برکھ سہس دس سندرم ہوئے
نہ کے بعد رد نہ پائے کوئے
۳۔ دیس عرب بھرک لتا سہائے
سونپل بھوم گت سو کھنگ رائے
۴۔ سیہو سمت تا کر ہوئے
سندرم رام اویس تھتی سوئے
۵۔ وہی سمت بکرم کی دوا لگا
مہا لوک تس چتر چینگا
۶۔ چتر سندرم چیت جاری
تنکی نہیں ہوئے بھو جاری
۷۔ تب تک سندرم جبھی کوئے
بنا محمد پار نہ ہوئے
۸۔ جنے چار رکھ پار دھنشیا
دھنشں جبیں جات کلیا
۹۔ سوسا جج کمٹ ترباد یں
سرد ورد ید اس کو بکھادیں
۱۰۔ یہ سندرم تماں نہیں ہوئے
تلسی بچن ست کوئے

(منقول سرور عالم جگت گرو صفحہ ۵۲۔۵۶)

ترجمہ:۔ آپ کی طرف داری میں کچھ نہ کہوں گا وید اور پرانوں میں جو کچھ ہے وہی کہوں گا۔

۲۔ دس ہزار برس کی ولایت تمام ہوگی پھر اس کے بعد کوئی یہ مرتبہ نہیں پا سکتا (یعنی ختم نبوت)

۳۔ دیس عرب میں جمعہ کا خوشنما ستارہ طلوع ہوگا کیا ہی شان کی زمین ہے اے فرسودہ خیال کے لوگو اس کی حقیقت سنو۔ ۴۔ انہونی بات یعنی معجزے اس کے ظہور میں آئیں گے ولایت الٰہی قائم ہوگی۔ ۵۔ سمت بکرجیت کی سندروں کی تعداد کے موافق یعنی ساتویں صدی میں کیونکہ سندر سات ہیں، اندھیری رات میں مانند چار آفتاب کے چمکے گا۔ ۶۔ عاقل اللہ کے جھوک یعنی خلیفے چار ہوں گے ان سے بہت بھاری نسل پیدا ہو گی۔ ۷۔ اس دین کے جاری رہنے تک جو کوئی خدا تک پہنچنا چاہے بے وسیلہ محمد کے نہیں پہنچے گا۔

۸۔ چھوت چھات، پوجا پاٹ چھوڑ کر جو آئے وظیفہ پائے اس کے نام سے ذات پات دور ہوئیں اس سے دین و دنیا کی فکر کریں۔ ۹۔ اللہ کی محبت میں مٹ جائیں گے اور وہی نجات پائیں گے۔

۱۰۔ ان کے بعد پھر ولایت نہ ہوگی۔ تلسی داس یہ بات بالکل سچ سچ کہتا ہے بھاگوت اور کلکی پران میں لکھا ہے کہ جگت گرو کلکی اوتار کی پیدائش کی جگہ شامل دیپ ہوگی، شامل کو بعض لوگوں نے سنبھل سمجھ کر اس پیشین گوئی کو وہاں تلاشنے لگے جو مرادآباد کے مضافات میں مشہور قصبہ ہے اگر شامل کے بجائے سنبھل بھی مانیں تب بھی ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیا کی تصریح کے مطابق سنبھل سے مراد مکہ مکرمہ ہے نہ کہ قصبہ سنبھل مرادآباد بھاگوت پران کے اشعار ہوں یا ان میں مقام پیدائش کا تذکرہ یوں آیا ہے۔

سنبھل گرامکھیں برہمن ایس مہاتمن

بھونے دیتے تو کلکی پرا در بھوت شیش

ڈاکٹر راپادھیا نے لکھا ہے کہ آخری نبی کی بعثت مقام سنبھل میں ہوگی اور سنسکرت میں سنبھل ایسی جگہ کو کہتے ہیں جو امن و محفوظ ہو جہاں خونریزی قطعاً منع ہو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ آیا ہندوستان میں کوئی ایسا مقام ہے جو سنبھل یعنی محفوظ و مامون ہو لیکن ہمیں کوئی ایسا مقام نہیں ملتا جو ان ساری صفات کا حامل ہو اور پھر وہاں کوئی ایسا عظیم آدمی بھی پیدا ہوا ہو جب یہاں کوئی ایسا مقام نہیں ملتا تو لازمی طور پر ہمارا ذہن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مقام بعثت کی طرف جاتا ہے کیونکہ سنبھل کے معنی امن و سلامتی کی جگہ کے ہیں اور مکہ مکرمہ جہاں آپ کی بعثت ہوئی حرم امن یعنی محترم و مامون کہلاتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے: اولم نمکن لھم حرما آمنا (ابراہیم) کیا ہم نے ان کو حرم (مکہ) میں (جہاں ہر طرح کا امن واطمینان ہے) جگہ نہیں دی۔

واذ قال ابراهيم رب اجعل هذا البلد آمنا (ابراہیم) اور جب ابراہیم (خدا سے) دعا کی اے میرے پروردگار اس شہر مکہ کو امن کی جگہ بنا دے (سورۃ ابراہیم) وہ ایسی جگہ ہے جہاں شکار بھی ممنوع ہے حتیٰ کہ حاجی سر کی جوئیں بھی نہیں مار سکتے اور نہ ہی کسی دوسرے کیڑے مکوڑے کو مار سکتے ہیں اور اس قسم کی بھول چوک ہو جانے پر بحالت احرام میں کفارہ صدقہ یا قربانی کی شکل میں لازم آتا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ وید کے اندر مقام بعثت کی جو تعیین سنبھل کے لفظ سے کی گئی ہے وہ مکہ مکرمہ ہی ہے۔

نام کی تعیین

ویدوں میں آپ کو (کلکی) دشمنوں کا صفایا کرنے والا) کہا گیا ہے اس کا مفہوم کھجور اور کثرت سے کھانے والا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ وہ کلکی جن کی آمد کا انتظار ہندو بھائیوں کو ہے وہ آپ ہی کی ذات گرامی ہے کیونکہ عرب میں کھجور بکثرت ہوتی ہے اور یہی یہاں کے عوام کا کھانا تھا اور لوگوں کی معیشت کا تمام دارومدار حیوانی غذاؤں میں اونٹ کے دودھ، گوشت اور نباتاتی غذاؤں میں جو اور کھجور پر تھا حتیٰ کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس کے گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر کے لوگ بھوکے رہیں گے۔ (ترمذی)

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے عن عائشة قالت توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد شبعنا من الاسودین التمر والماء حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اس وقت ہم کھجور اور پانی سے آسودہ ہوتے (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کھجور سے بھی آسودہ نہ ہو سکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تب آسودگی ہوئی۔)

اگر اس کے دوسرے معنی کے اعتبار سے دیکھا جائے تو بھی یہ بات اس طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے روم و ایران کا خاتمہ ہو گیا اور ایران کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور یہ دونوں طاقتیں اس دور کی سپر طاقتیں تھیں۔

بشارات (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت)

نہ صرف کلکی پران اور بھاگوت میں ہے بلکہ ویدوں اور اپنیشدوں میں بھی ہے۔ تلسی داس نے سنگرام پران میں تو ذات والا صفات کا تذکرہ آپ کے ذاتی نام سے کیا ہے اسی طرح ویدوں کے رشیوں نے بھی فرق یہ ہے کہ عربی زبان کا لفظ سنسکرت زبان میں جیمیں حا حطی نہیں ہے بدقت حذف دال یا سے ادا کیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ کسی زبان کا اسم ذات دوسری زبان میں کچھ نہ کچھ بدل ضرور جاتا ہے مثلاً ابراہام عربی میں ابراہیم اور اسحاق آئزک اور یعقوب جیکب ہو گیا اور یوحنا کو جونی سے ادا کیا گیا ہے۔ حق کے متلاشی کے لئے یہ ناموں کی تبدیلی کوئی حقیقت نہیں رکھتی وہاں اوصاف کو تلاش کرتا ہے جس سے اس ذات کا تعارف ہوتا ہے اور حقیقت تک پہنچا جاتا ہے۔ جگت گرو کے مصنف نے ایک جگہ لکھا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں کلکی پران اور بھاگوت پران کی بیان کردہ کل نشانیاں آئینہ کی طرح نظر آتی ہیں وہ نشانیاں حسب ذیل ہیں۔

کلکی اوتار جگت گرو کے ظہور کے زمانہ میں ہندوستان میں سورج بنسی خاندان آپس میں جھگڑ کر تباہ ہو جائیں گے (ایران و خراسان) کا بادشاہ اپنے اطراف رہنے والے سورج بنسی خاندان کو تباہ کر دے گا، لہٰذا اسی کے مطابق کلیوگ ۳۶۵۸ سال کے بعد ہندوستان کی زبردست حکومت بے دینی کی وجہ سے تباہ ہو گئی۔ اور گنگا پار تک بلخ کے بادشاہوں کی حکومت ہو گئی اور تقریباً تمام چھتری خاندان تباہ ہو گئے۔ (جگت گرو صفحہ ۲۲)

اتھروید میں بیت اللہ شریف کا تعارف یوں کرایا گیا ہے۔

प्र भ्राजमाना हरिणी
यशसा संपरी वृता
पुर हिरण्यी ब्रह्म
विवेशापराजिता

॥33॥

روشن آسمانی برکات سے گھری ہوئی بستی کو زندگی بخش ناقابل فتح مقام کیا ابراہیم نے

(اتھروید کھنڈ ۱۰ منتر ۳۳) ساموید میں آپ کا تذکرہ یوں آیا ہوا ہے "احمد نے اپنے رب سے حکمت شریعت کو حاصل کیا میں سورج کی طرح اس سے روشن ہو رہا ہوں۔

(سام وید پرپھاٹک ۲ دشتی (۲) منتر ۸)

اسی طرح ویدوں میں اکثر مقامات پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں بشارات کا ہونا اس بات کی بھی دلیل ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سلسلہ برصغیر میں بسنے والی قوموں میں بھی قدیم زمانہ میں رہا ہے قرآن پاک کی یہ شہادت (وان من قرية الا خلا فيها نذير) ہر بستی میں کوئی ڈرانے والا آیا ہے اس پر دال ہے۔

اتو پ اپنیشد میں دو جگہ صاف الفاظ میں محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے۔ تشریح للامرت صفحہ ۲۰۹ پر صاف لکھا ہے کہ وہ کتاب تقریباً دکن سے شیواجی کی مٹھوں میں موجود ہے۔

باقی صفحہ ۲۹ پر

طویل و عریض سفارت

امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کا سیاسی تدبر ۔ عقل مندی اور دانائی

علامہ طالوت ملتانیؒ

دمشق کا شہر دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔ بازار میں ہر طرف جھنڈیاں ہی جھنڈیاں لہرا رہی تھیں۔ ہر دکان عروس نو کی طرح اس طرح سجائی اور جائی گئی تھی۔ جیسے وہی آج شبستانِ عیش بننے کے لئے چن لی گئی ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ آج دمشق میں کوئی خاص تقریب منائی جانے والی ہے۔ ایک شخص نے بازار سے گزرتے ہوئے اپنے ایک تاجر دوست سے پوچھا: یہ کس جشن شاہانہ کی تیاری ہے؟ یا کوئی اور تقریب ہے؟

تاجر نے جواب دیا: ارے! انہیں معلوم ہی نہیں؟ آج شاہ روم کی سفارت آنے والی ہے۔ رومیوں کا ایک خیر سگالی کا مشن پہنچنے والا ہے۔

تاجر کے دوست نے کہا: گویا آپ لوگ بھی اب اسی ریاکارانہ تمدن کی طرف لڑھکتے جا رہے ہیں۔ جس میں رومی اور ایرانی پھنسے ہوئے تھے۔ رومی خیر سگالی کا مشن آئے یا ایرانی خیر سگالی کا وفد ہمارے کام معمول کے مطابق جاری رہنے چاہئیں ہمیں کسی تکلف یا نمائش کی کیا ضرورت ہے؟

تاجر نے جواب دیا: صحیح اسلامی روح تو یہی ہے جو آپ فرما رہے ہیں مگر یہ لوگ ظاہری تکلفات سے متاثر ہوتے ہیں اس لئے اگر اسلام کی سربلندی کی خاطر کچھ نہ کچھ کر لیا جائے تو اس میں حرج ہی کیا ہے؟

دوست نے کہا: تمہارے نزدیک اسلام آج حضرت عمرؓ کے زمانے سے زیادہ سربلند ہے ان کے پاس بھی تو خیر سگالی کے وفد آیا کرتے تھے مگر انہوں نے اپنے معمولات کو کبھی نہ چھوڑا تھا۔ اور ان کی بے تکلفی کا تو یہ عالم تھا کہ سفارتوں کو لوگوں سے پوچھنا پڑتا تھا کہ تمہارے امیر کہاں ہیں؟ وہ واقعہ تمہیں یاد نہیں؟ جب شاہ روم کا ایک ایلچی آیا اور لوگوں سے امیر کی بابت پوچھا تو لوگوں نے بتلایا کہ وہ صبح سے بیت المال کے اونٹوں کی تلاش میں اس راہ سے مدینہ سے باہر گئے ہیں۔ ایلچی بھی اسی راہ سے کچھ دور گیا تو دیکھا کہ امیر المؤمنین ریت پر ایک جگہ سائے میں آرام کر رہے ہیں۔ وہ دیکھ کر اس قدر متاثر ہوا کہ اس کے یہ تاریخی الفاظ آج تک کتب تاریخ میں ثبت ہیں۔ "عمر تو نے انصاف کیا اور بے غم ہو کر سو گیا۔ ہمارے بادشاہ ظلم کرتے ہیں اور ہمیشہ خوفزدہ ہو کر پہرے کے اندر رہتے ہیں۔ اور قیدیوں سے بھی ان کی حالت بدتر ہے۔"

تاجر نے کہا: وہ خلافتِ راشدہ کا دور تھا۔ اب ملوکیت کی بنیادیں اٹھائی جا رہی ہیں۔ بہرحال استاد ازل کا ارشاد یہی تھا۔ ہم لوگ تو حکم کے بندے ہیں اور کچھ نہیں تو اسی بہانے کچھ صناعی اختراعی ہی ہو جاتی ہے۔

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ رومی وفد کا جلوس ادھر سے گزرا۔ تاجر نے اپنے دوست سے کہا: دکان کے اوپر آ جائیے تاکہ آپ اچھی طرح ان لوگوں کو دیکھ سکیں چنانچہ وہ دوست دکان کے اوپر آ گیا۔ رومی وفد گزرا تو لوگ اس کے دو ارکان کو دیکھ کر حیران رہ گئے ایک بہت بڑے لمبے قد کا آدمی تھا جو آدمی کی بجائے کھجور کا تنا ملبوسات میں لپٹا ہوا معلوم ہوتا تھا اور دوسرا ایک چھوٹے قد کا گٹھے ہوئے جسم کا چھوٹا سا انسان تھا جو انسان کم اور پہلوان زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ دوست نے مسکراتے ہوئے تاجر سے کہا: اس طویل و عریض سفارت کا مطلب کیا ہے؟ تاجر نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ رومی جنگوں میں تو ہر جگہ شکست کھا چکے ہیں اب وہ دوسرے پہلوؤں سے ہمارے اوپر رعب گانٹھنا چاہتے ہیں تاکہ ہم ذہنی اعتبار سے مرعوب ہو کر ان کا لوہا ماننے لگیں۔ اب یہی سفارت ہے جسے آپ نے طویل و عریض سفارت کا عجیب نام عنایت فرمایا۔ اس کے متعلق سنا ہے وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لمبا آدمی دنیا بھر سے زیادہ لمبا ہے اور اس ٹھگنے جوڑ سے بچے انسان کی طاقت کا بھی ان کے ہاں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا وفد کے دوسرے مفتوح الخیالات آدمیوں کے ساتھ ان کے بھیجنے کا مقصد بھی وہی اپنی برتری کا اظہار ہے اور بس۔ تاجر کے دوست نے یہ سن کر انتہائی حیرانگی سے کہا: یہ تو خیر ایک ہی لمبا آدمی ہے اگر سارے رومیوں کے قد اتنے ہی یا اس سے بھی زیادہ لمبے ہوں تو میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ اس سے رومیوں میں کیا فضیلت پیدا ہو جائے گی؟ اسی طرح یہ تو ایک پہلوان ہے اگر سارے رومی رستم و اسفندیار کا جواب بن جائیں تو اس سے ان کی قومی فضیلت میں کیا اضافہ ہو جائے گا؟ انسان کی فضیلت و برتری علم و ہنر سے ہے قد اور جسم میں اضافے سے علم و ہنر میں تو کسی قسم کا اضافہ نہیں ہو جاتا۔ تاجر نے کہا: آپ درست فرماتے ہیں مگر دوست نے کہا: فرض کیجئے ہمارے ہاں اس رومی کی طویل القامتی کا کوئی مقابلہ کرنے والا نہ ہو مگر میدان جنگ میں اس جیسے لمبوتروں کو گاجر مولی کی طرح تراش دینے والے بہتیرے نکل آئیں گے۔ فرض کیجئے اس پہلوان کی جسمانی طاقت کا مقابلہ ہم میں کا کوئی ایک آدمی نہیں کر سکتا۔ مگر معرکۂ کارزار میں ایسے معاذ و معوذ کئی نکل آئیں گے جو ان دو ابوجہلوں کی جہالت کا علاج کر سکیں۔

تاجر نے کہا: آپ کا فرمان بالکل بجا ہے۔ اب دیکھیں ہمارے خلیفہ کس حکمت عملی سے ان لوگوں کو جواب باصواب عنایت کرتے ہیں۔ ہمیں تو اپنے خلیفہ کی سیاست دانی اور عقلمندی پر ناز ہے یقیناً انہوں نے کوئی بہترین جواب سوچ رکھا ہوگا۔

دوست نے کہا: بے شک خلیفہ کی عقلمندی نے ضرور ان کے لئے کوئی دندان شکن جواب تیار کر رکھا ہوگا۔ جس شخص کے متعلق حضرت عمرؓ جیسے مردم شناس نقاد کی یہ رائے ہو کہ ان کی سیاست دانی کے سامنے قیصر و کسریٰ کی سیاست دانی کا ذکر فضول ہے وہ رومیوں کے طول و عرض کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ تاجر نے کہا: اگر آپ کو فراغت ہو تو دربار خلافت میں چل کے دیکھیں کہ رومیوں کے اس تانے بانے کو کیسے ادھیڑا جاتا ہے۔ دوست نے کہا: بسم اللہ! در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔

دونوں دوست جب دربار خلافت میں پہنچے تو مجلس جم چکی تھی اور رومی وفد خلیفۂ وقت کی خدمت میں باریاب تھا مختلف قسم کی باتیں اور متنوع خیالات کا اظہار ہو رہا تھا۔ رومیوں کے وفد کو خلیفہ کی طرف سے ہر بات کا اطمینان بخش جواب مل رہا تھا۔ اور ہر معاملہ میں مسکت جواب سن کر وہ کچھ کھسیانے ہو چلے تھے کہ

یہ ایک رومی رئیس الوفد نے کہا امیر المومنین! شاہ روم نے آپ کے ملاحظہ کے لئے اپنے ہاں کا ایک بڑا طویل القامت انسان بھیجا ہے جس کی طویل القامتی کا اس وقت دنیا بھر میں جواب نہیں۔ آپ اسے ملاحظہ فرما کر یقیناً خوش ہوں گے۔ خلیفہ نے فرمایا آپ کے ہاں اس کی عجیب الخلقی باعث تعجب ہو تو ہمارے ہاں تو ایسا نہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے سامنے کسی چیز کی خلقت بعید نہیں دوسرے یہ کوئی ایسا طویل القامت بھی تو نہیں جس کا جواب ہی نہ ہو سکتا ہو۔ ہمارے ہاں ایک ایسے شخص کی شلوار موجود ہے۔ ذرا وہ اس آدمی کو پہنا دیجئے اگر اندازہ ہو جائے کہ آپ کا آدمی زیادہ طویل القامت ہے یا ہمارے ہاں کا ......

رومی طویل القامت شخص نے جب شلوار پہنی تو اسے وہ سینے تک آئی لوگ حیرت و استعجاب سے شلوار اور رومی کو دیکھ رہے تھے کہ رومی رئیس الوفد نے کہا امیر المومنین! یہ شلوار آپکے ہاں عاد و ثمود کی یادگار تو نہیں؟ امیر المومنین نے انتہائی وقار و تمکنت سے فرمایا گویا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے آثار قدیمہ کو تمہارے سامنے پیش کیا ہے؟ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ امیر المومنین نے شلوار کے مالک کو حکم دیا کہ وہ کھڑے ہو کر رومی طویل القامت سے ذرا اپنا قد ملائے ایک شخص جو لپٹا لپٹایا اور سکڑا سکڑایا بھیڑ میں بیٹھا تھا۔ اٹھا اور رومی طویل القامت کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی شکل اور قد کو دیکھ کر رومی وفد کے تمام ارکان کا رنگ زرد ہو گیا اور طویل القامت رومی نے تو اس کے پہلو میں کھڑے ہو کر ایسا اپنے سر کو جھکایا کہ پھر وہ اسے کسی مرحلہ پر بھی اوپر نہ اٹھا سکا۔ اور رئیس الوفد جو شلوار کو عاد و ثمود کی یادگار بتلا رہا تھا ایسا جھلایا کہ پھر اس سے کوئی کام کی بات بھی نہ بن سکی۔

امیر المومنین نے مضبوط جسم والے ٹھگنے آدمی سے کہا تم بھی اگر اپنی طاقت آزمانا چاہو تو ہمارے پاس کئی ایک نوجوان اس کام کے لئے تیار ہیں۔ اس پہلوان نے عرض کی امیر المومنین! اگرچہ یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ میں بھی آپ کو اس طویل الحمق کی طرح علی رؤس الاشہاد ذلیل کروں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہم بغیر مقابلہ کے واپس چلے گئے تو وہاں اپنے ملک میں بھی ہماری کوئی عزت افزائی نہیں ہوگی۔ فرار کی بے عزتی سے شکست کی بے عزتی بہرحال ہزار درجہ بہتر ہے۔ رئیس الوفد ٹھگنے پہلوان کی اس جسارت پر خوش خوش کر اٹھا اور اس کے چہرے کا رنگ پھر ذرا سرخ ہو گیا۔ اور اسے پھر امید ہو چلی تھی شاید کہ ہمیں بیفیہ برآر و پرد بال۔

امیر المومنین نے ایک عرب نوجوان کی طرف اشارہ کیا وہ نوجوان نہایت متانت اور انتہائی سنجیدگی سے آہستہ چلتا ہوا اپنے رومی مہمان کے پاس آگیا اور کہا میں حاضر ہوں مجھے معلوم نہیں کہ آپ کس قسم کی زور آزمائی کو پسند کرتے ہیں۔ آپ جس طریقے سے زور آزمانا چاہیں اس کی تفصیلات مجھے بتلا دیں۔ رومی نے سر سے پاؤں تک نوجوان کو دیکھا۔ عرب نوجوان اگرچہ مضبوط تن و توش کا مالک تھا۔ مگر کسی طرح پہلوانی کے آثار اس کے چہرے بشرے سے ہویدا نہیں تھے۔ متوسط قد اور خوبصورت جسم کے یہ معنی تھوڑے ہی ہیں کہ وہ ایک ورزشی پہلوان اور فن کے اوامعن جاننے والے زور آور سے بھی نمٹ سکتا ہے۔ ٹھگنے پہلوان کا دل بھی ذرا مضبوط ہو گیا اور رئیس الوفد کی امیدیں تو اور شگفتہ ہو گئیں۔ اس نے اپنی زبان میں پہلوان سے کچھ کہا اور پہلوان نے عرب نوجوان سے خطاب کیا! بہادر نوجوان! میں کھڑا ہوا ہوں۔ تم زور لگا کر مجھے بٹھا دو اور جب میں بیٹھا ہوا ہوں گا تو تم زور لگا کے مجھے اٹھا دینا۔ اور اسی طرح میں بھی جب تم بیٹھے ہوئے ہو گے تو زور لگا کر اٹھا دوں گا۔ اور جب کھڑے ہو تو زور لگا کر بٹھا دوں گا۔ عرب نوجوان بسم اللہ پڑھ کر آگے بڑھا اور جونہی رومی پہلوان کو بٹھانے کیلئے زور لگایا تو وہ اس طرح زمین پر بیٹھ گیا۔ جیسے بتاشہ پانی میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور جب عرب نوجوان نے اُسے اٹھانے کی خاطر بسم اللہ پڑھی اور زور لگایا تو رومی اس طرح اٹھ آیا جیسے دبا ہوا اسپرنگ بوجھ ہٹنے سے اٹھ آتا ہے عرب نوجوان کی اس کامیابی پر ہر طرف سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا اور خود رومی وفد کے ارکان بھی اٹھ اٹھ کر اسے داد دینے لگے۔ امیر المومنین کا چہرہ فرط انبساط سے کندن کی طرح دمک اٹھا اور انہوں نے رومی پہلوان کا دل بڑھاتے ہوئے فرمایا اب تمہاری باری ہے اور تم بھی عرب نوجوان کو اپنے جوہر دکھاؤ۔ رومی دل چھوڑ بیٹھا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ دوسری ذلت اٹھائے۔ مگر رومی وفد کے ارکان کا اصرار بھی اسے زور لگانے پر مجبور کرنے لگا۔ رومی پہلوان نے عرب نوجوان کے پاس جا کر پوری زور آزمائی کر لی مگر وہ نہ بیٹھے ہوئے کو اٹھا سکا اور نہ کھڑے ہوئے کو بٹھا سکا۔ دربار خلافت نعرہ تکبیر کی آواز سے گونج اٹھا۔ اور رومی وفد کھسیانہ ہو کر بغلیں جھانکنے لگا رومیوں کی ذلت آمیز شکست کے ہر طرف چرچے تھے اور لوگ امیر المومنین کی دانائی و عقلمندی کو ہر طرف سراہ رہے تھے۔ امیر المومنین کا اسم گرامی سیدنا حضرت امیر معاویہؓ تھا اور یہ واقعہ انہیں کے زمانہ خلافت میں پیش آیا۔ حضرت سعد بن عبادہؓ جو انصار مدینہ کے مشہور سردار تھے۔ طویل القامت عرب انہیں کے فرزند ارجمند جناب قیس بن سعد انصاری تھے۔ انہوں نے خود ہی طویل القامت کے کھڑے ہوتے وقت تین شعر بھی فی البدیہہ ارشاد فرمائے تھے۔ جو تاریخ کی کتابوں میں منقول ہیں آپ بھی لطف اندوز ہولیں۔ وہ فرماتے ہیں۔

اردت لکیما یعلم الناس انھا
سراویل قیس والوفود شھود
وکی لا یقولوا غاب قیس وھذہ
سراویل عادی نمتہا ثمود
وانی من القوم الیمانین سید
وما الناس الا سید ومسود

(میں خود رومی طویل القامت کے پاس آگیا) میں اس سے غرض یہ تھی کہ لوگ یہ دیکھ لیں کہ یہ شلوار میری ہے اور وفد کی حاضری ہی میں یہ بات طے ہو جائے۔ تاکہ بعد میں

باقی ص۲۶ پر

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر ۲۴۵۸۰۳۱

اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش

جنگ کرنیوالوں سے حسنِ سلوک

دنیا اسلام سے قبل شدید ترین کشاکش، انتشار اور طوائف الملوکی کا شکار تھی، معمولی اور ناقابل توجہ باتوں پر جنگ چھڑ جاتی تھی بلکہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ جنگ، قتل و غارت گری عام تھی، نہ کوئی مقصد تھا نہ ضابطہ اور نہ اصول، زبردست کمزور کو شکست دے کر غلام بنا لیتا، امور تسلط کر دیئے جاتے، بچے غلام اور عورتیں باندیاں بنا لی جاتی تھیں۔ یہ جنگل کا قانون تمام ملکوں اور قوموں میں تسلیم شدہ تھا۔ اسلام نے اس کو انتہائی ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا، انسانی خلقت کو انسان کا بھائی قرار دیا اس کی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت ایک دوسرے پر فرض کی۔ قوموں اور دوستوں کے درمیان تعارف تعاون کو بنیاد بنایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یا ایہا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوباً و قبائل لتعارفوا ۰ (الحجرات ۱۳)

ترجمہ: ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔

قوموں اور ملکوں کے درمیان امن و سلامتی کی راہ اختیار کرنے پر آمادہ کیا۔

یا ایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

جنگ کی اجازت مجبوراً دی گئی اور صرف اسی وقت اور اسی حد تک کہ ظلم و زیادتی کو روکا جا سکے۔ محض غارت گری، لوٹ مار اور قوموں کو ذلیل و خوار کرنے کی غرض سے جنگ کرنا حرام قرار دیا گیا۔ جنگ کے لئے اصولی طور پر صرف دو مقصد پیش نظر ہیں۔ امت کے عقیدہ اور اخلاق کے دفاع و تحفظ کے لئے۔

قوم کی امن و سلامتی اور آزادی کے دفاع اور حفاظت کی خاطر جنگ کے دوران اور اس کے بعد کسی قسم کی زیادتی، بے دردی اور بدعہدی کو گوارا نہیں کیا گیا، بلکہ حسن سلوک، معافی اور درگزر کے معاملہ کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اصول جنگ کے ان مختصر اشاروں کی روشنی میں چند عملی نمونے دیکھتے چلیں۔

خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ لشکرِ اسامہ کو رخصت کرتے وقت لشکر کے سپہ سالار حضرت اسامہؓ کو نصیحت فرماتے ہیں جنگ میں مارے جانے والوں کی صورتیں نہ بگاڑنا، چھوٹے بچے، بڑے بوڑھے اور عورت کو قتل نہ کرنا اور کھجور کو نہ کاٹنا اور نہ جلانا اور کسی بھی پھل دار درخت کو نہ اکھاڑنا اور نہ کاٹنا اور کھانے کے علاوہ کوئی بکری، گائے اور اونٹ کو ذبح کرنا۔ تم کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گذرو گے جنہوں نے اپنے آپ کو گرجاؤں اور عبادت خانوں میں الگ تھلگ کر رکھا ہو تو انہیں نہ چھیڑنا انہیں ان کے کام میں لگا رہنے دینا۔

معزز قارئین! کیا دنیا کی کوئی تاریخ اس جیسا کوئی وصیت نامہ پیش کر سکتی ہے آئیے اخلاق اور حسن سلوک کے چند نمونے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملاحظہ کیجئے۔ تبلیغ دعوت کی راہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنی اذیتیں، تکلیف، توہین ذات، سازشوں اور مسلسل جنگوں اور کشمکش کا سامنا کرنا پڑا کسی اور کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ اس کے ساتھ یہ حالات پیش آئے ہوں گے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال، مدینہ منورہ میں دس برس انہیں حالات میں گذر گئے۔ صرف عمر کے بالکل آخری حصے میں جب تقریباً پورا ۰ جزیرۃ العرب سرنگوں ہو گیا معرکہ احد میں جب مسلمانوں کی ایک جماعت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کی خلاف ورزی کی۔ اور اس کے نتیجہ میں جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ صحابہ کرامؓ کو شدید ترین آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔ کفار نے ستر صحابہ کرامؓ کو شہید کر دیا اور حضور اکرمؐ کی شہادت کے لئے پوری طاقت لگا دی، جانباز اور جاں نثار صحابہ کرام نے حفاظت و دفاع میں جان جوکھم میں ڈال دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے۔ سامنے کے دو دانت شہید ہو گئے چہرہ مبارک زخمی ہو گیا۔ خود کی دو کڑیاں رخسار مبارک میں داخل ہو گئیں۔ مایوسی شکست خوردگی اور پریشان حالی چھائی ہوئی تھی چند صحابہؓ نے عرض کیا۔ سرکار دو عالمؐ آپ ان کے لئے بددعا فرمائیں۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میں لعنت بھیجنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ داعی اور رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں "اے اللہ! تو میری قوم کو ہدایت دے، وہ لوگ بے خبر ہیں۔"

یہ رسول اور پیغمبر تھے جنگجو اور خون کے رسیا نہ تھے ان کا مقصد ہدایت اور حق کی راہ دکھانا تھا۔ اسی جنگ احد میں ان کے عزیز چچا شیر خدا حضرت حمزہؓ کو جن کا شمار عرب کے نامور بہادروں میں ہوتا تھا وحشی نامی ایک شخص نے شہید کر دیا اس کو اس جرم پر حضرت ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے آمادہ کیا تھا۔ شہادت کے بعد اس نے ان کا دل اور کلیجہ چبایا تاکہ اس کی سوزش انتقام کو ٹھنڈک پہنچے۔ وہی فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندہ کے لئے مغفرت چاہی اور وحشی کا اسلام قبول کیا۔ وحشی سے صرف اتنا کہا کہ اگر ممکن ہو تو میرے سامنے مت آنا تمہیں دیکھ کر محبوب چچا کی یاد تازہ ہو جاتی ہے کسی جنگ میں ایک عورت کو قتل کیا ہوا دیکھا غصہ سے چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔

فرمایا کیا میں نے تمہیں عورت کے قتل سے روکا نہیں؟

آپؐ کے رحم و کرم لطف و عنایت اور عفو و درگذر کا عبرت انگیز منظر ملاحظہ کیجئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دس ہزار جاں نثار صحابہ کرامؓ کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہیں۔ قریش نے ہتھیار ڈال دیئے، کعبہ مطہرہ کے دروازہ پر قدموں میں سرنگوں کھڑے ہیں اور ۲۱ برس کی مسلسل جنگ مخالفت اور ایذا رسانیوں کے بعد اپنے خلاف حکم نبوت کے منتظر ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں" اے جماعت قریش تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے جا رہا ہوں؟ سب نے جواب دیا یک زبان بھلائی کا معاملہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

قرآن مجید اور قتل مرتد

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو شخص دین اسلام قبول کرنے کے بعد دین چھوڑ کر مرتد ہو جائے اس کو قتل کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں قرآن کریم کی صرف ایک آیت کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد اس کے ساتھ کفر کرے مگر یہ کہ اس پر جبر کیا جائے اور وہ مجبور شخص زبان سے کفر کی بات کہہ دے بشرطیکہ اس کا دل ایمان پر قائم ہو تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں لیکن جو شخص کشادہ دلی کے ساتھ کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا عذاب ہوگا۔ اور ان کو بڑا عذاب دیا جائے گا۔

(سورۃ النحل آیت نمبر ۱۰۶، پارہ نمبر ۱۴)

اجماع اُمت

سلف اور خلف کے تمام علماء کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ مرتد کی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

(المغنی ص [illegible])

احادیث اور قتل مرتد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی احادیث میں اس بات کو بیان کیا ہے کہ جو شخص دین کو چھوڑ کر کسی اور مذہب میں چلا جائے اس کو قتل کر دیا جائے۔

بطور نمونہ چند احادیث کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے

(۱) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے دین اسلام کو بدلے اسے قتل کر دو۔

(بخاری، ابوداؤد، دارقطنی)

(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان (مرتدوں) کو جہاں پاؤ قتل کر دو اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں ثواب ہے۔

(بخاری و مسلم)

(۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت ہے۔

(ابوداؤد)

(۴) جب قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو آپ نے خود ان کو قتل کیا۔

(بخاری)

(۵) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے والی یمن تھے ایک مرتبہ حضرت معاذ یمن پہنچے تو دیکھا کہ ان کے پاس ایک مرتد قید کر کے لایا گیا حضرت معاذؓ نے فرمایا میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اس کو قتل نہ کیا جائے یہی ہے اللہ اور اس کے رسول کا حکم تین مرتبہ یہی کہا چنانچہ اس کو قتل کیا گیا۔

(بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد)

(۶) حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے دین اسلام کو بدلے اسے قتل کر دو۔

(بخاری و مسلم)

(۷) حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی اسلام چھوڑ کر کفر کی طرف بھاگ گئے تو اس کا خون حلال ہے۔

(ابوداؤد)

(۸) جو شخص قرآن پاک کی کسی آیت کا انکار کرے اس کی گردن مارنا حلال ہو گیا۔

(ابن ماجہ)

(۹) اور جب حضرت عثمان غنیؓ داماد رسولؐ گھر کے اندر محصور تھے تو ایک بار آپ گھر کی دیوار پر چڑھے اور لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلم کا قتل اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ اس سے تین کاموں میں سے کوئی ایک کام سرزد نہ ہو۔ اور وہ تین یہ ہیں۔ (۱) نکاح ہونے کے بعد زنا کرنا (۲) اور اسلام کے بعد کافر ہونا۔ (۳) اور کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا۔

(ترمذی، ابن ماجہ، نسائی)

(۱۰) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی اسی مضمون کی حدیث مروی ہے۔

(مسلم، مستدرک، حاکم وغیرہ)

(۱۱) حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا قتل ہرگز حلال نہیں مگر تین شخصوں کو قتل کیا جائے۔ جان کے بدلے میں جان لی جائے اور نکاح ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور اپنے دین اسلام اور جماعت مسلمین کو چھوڑنے والا۔

(بخاری، مسلم)

(۱۲) حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو اپنے دین اسلام کو تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

(مجمع الزوائد)

ان بارہ احادیث کے علاوہ خلفائے راشدین کے دور، خلافت کے حالات اور واقعات نقل کئے جاتے ہیں۔

حضرت شیخ جلال الدین سیوطیؒ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور مدینہ کے ارد گرد بعض عرب مرتد ہو گئے۔ تو خلیفۂ وقت صدیق اکبرؓ شرعی حکم کے مطابق ان کے قتل کے لئے کھڑے ہو گئے آپ کے دور میں اجتماعی قوت سے مرتدین پر جہاد کیا گیا اور ان میں سے بہت سے تہ تیغ کر دیئے گئے۔

(تاریخ الخلفاء ص [illegible])

اہل نجیر میں سے چند لوگ اسلام سے پھر سے تو صدیق اکبرؓ نے بعض مہاجرین کو ان کے قتل کے لئے بھیجا۔

(تاریخ الخلفاء ص [illegible])

اسی طرح عمان میں بعض لوگ مرتد ہو گئے تو آپ نے ان کے قتل کے لئے عکرمہ ابن ابی جہل کو حکم فرمایا۔

(تاریخ الخلفاء ص [illegible])

حوالی مدینہ سے فارغ ہو کر صدیق اکبرؓ مسیلمہ کذاب کی طرف متوجہ ہوئے۔ جو نبوت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے باجماع صحابہ مرتد قرار دیا گیا تھا چنانچہ ایک لشکر حضرت خالدؓ کی سرکردگی میں اس کی طرف روانہ کیا گیا جس نے مسیلمہ کذاب کو موت کی گھاٹ اتار دیا۔

(فتح الباری، تاریخ الخلفاء ص [illegible])

حضرت خلیفہ ثانیؓ اور قتل مرتد

(۱) یہ تمام واقعات حضرت فاروق اعظمؓ کی موجودگی میں ہوئے اور آپ نے بھی توثیق فرمائی۔

(۲) حضرت فاروق اعظمؓ نے چند مرتدین کے متعلق اپنے لوگوں سے کہا کہ ان کو تین روز تک اسلام کی طرف بلانا چاہیے اور روزانہ ایک ایک روٹی ان کو دی جائے۔ اگر تین روز تک نصیحت کے بعد بھی ارتداد سے توبہ نہ کریں تو قتل کر دیا جائے۔

(الشفاء از قاضی عیاض)

خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ اور قتل مرتد

(۱) ان احادیث مذکورہ میں گذر چکا ہے کہ حضرت عثمانؓ قتل مرتد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سمجھتے تھے اور لوگوں سے اس کی تصدیق کراتے تھے۔ کنز العمال میں بحوالہ بیہقی نقل کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ فرماتے تھے جو شخص ایمان کے بعد اپنی خوشی سے کافر ہو جائے اس کو قتل کیا جائے سلمان بن موسیٰ نے حضرت عثمانؓ کا دائمی طرز عمل یہی نقل کیا ہے کہ مرتد کو تین مرتبہ توبہ کرنے کے لئے فرماتے تھے اگر قبول نہ کرتا تو قتل کر دیتے تھے۔

(کنز العمال ص [illegible]، جلد نمبر [illegible])

خلیفہ رابع حضرت علیؓ اور قتل مرتد

حضرت امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے بعض مرتدین کو قتل کر دیا۔ (بخاری)

(۱) حضرت ابو الطفیلؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بنی ناجیہ کے قتال کے لئے لشکر بھیجا تو اس میں میں بھی شریک تھا۔ ہم نے دیکھا کہ ان لوگوں میں تین فرقے شامل ہیں۔

(۱) بعض پہلے نصاریٰ تھے پھر مسلمان ہوئے اور اسی پر ثابت قدم رہے۔

(۲) بعض نصاریٰ تھے اور اسی مذہب پر ہمیشہ رہے۔

(۳) اور بعض وہ لوگ تھے جو پہلے نصرانی تھے پھر مسلمان ہوئے اور پھر نصرانیت کی طرف لوٹ گئے۔ ہمارے امیر نے اس تیسرے فرقے سے کہا کہ اپنے خیال سے توبہ کرو اور مسلمان ہو جاؤ انہوں نے انکار کیا تو امیر نے ہمیں حکم دیا ہم سب ان پر ٹوٹ پڑے اور مردوں کو قتل کیا اور بچوں کو گرفتار کیا

(جواہر الفقہ ص۱۶۰)

۳ عبد الملک بن عمیرؓ نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر تھا کہ مستورد ابن قبیصہ گرفتار کر کے لایا گیا جو اسلام سے پھر کر نصرانی ہو گیا تھا آپ نے حکم دیا کہ ٹھوکروں میں مسل کر ڈال دیا جائے۔ یہ ان خلفاء راشدین کا عمل ہے جن کی اقتداء کے لئے تمام امت اسلامیہ مامور ہے اور جن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین۔

(مشکوٰۃ شریف)

تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی پیروی کرو۔

(جواہر الفقہ صفحہ نمبر ۱۶۳)

خلیفہ اسلام اور قتل مرتد

حضرت چار یار خلفاء راشدین کے بعد دوسرے مسلمان خلفاء نے بھی مرتدین کو قتل کیا مختصر سا خاکہ پیش خدمت ہے

حضرت ابن زبیرؓ اور قتل مرتد

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنے زمانہ میں مختار ابن ابی عبید کو اسی جرم میں قتل کیا تھا یعنی اس نے دعویٰ نبوت کیا اور دین سے پھر گیا تھا۔

(فتح الباری ص۲۵۵، جلد نمبر ۴ و تاریخ الخلفاء ص۱۵۸)

خالد قسری اور قتل مرتد

خالد قسری نے اپنے زمانہ حکومت میں جعد ابن درہم کو ارتداد ہی کی سزا میں قتل کیا۔

(فتح الباری ص۲۳۹، جلد نمبر ۱۲)

عبد الملک ابن مروان اور قتل مرتد

عبد الملک ابن مروان نے اپنے زمانہ حکومت میں حارث نامی ایک شخص کو اسی جرم میں قتل کیا۔

(شفاء قاضی عیاض)

خلیفہ منصور اور قتل مرتد

خلیفہ منصور نے اپنے عہد خلافت میں فرقہ باطنیہ کے مرتدین کو قتل کیا۔ (فتح الباری ص۲۳۹ جلد ۱۲)

خلیفہ مہدی اور قتل مرتد

منصور کے بعد مہدی خلیفہ منتخب ہوا تو فرقہ باطنیہ کے باقی جو مرتد بچے تھے ان کو قتل کر دیا۔ (فتح الباری)

بہت سے بادشاہوں اور خلفاء نے مرتد کو قتل کیا۔

حضرت علامہ قاضی عیاضؒ نے شفاء میں بہت سے مرتدین کے قتل کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ بہت سے خلفاء اور بادشاہوں نے مرتدین کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہے اور ان کے زمانہ کے علماء نے ان کے فعل کو موافق شرع ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ (شفاء مصری)

اس مضمون میں ایک طائرانہ نظر کے ساتھ ان خلفاء کے دور میں مرتدین کے قتل کا ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ بہت سے دیگر مسلمان بادشاہوں کے دور میں بھی مرتدوں کو قتل کیا گیا اگر کسی کو شوق ہو تو تاریخ کی کتب کی طرف رجوع کریں۔

(ائمہ اربعہ اور قتل مرتد)

ائمہ امام ابو حنیفہؒ اور قتل مرتد

مرتد پر اسلام پیش کیا جائے خواہ وہ غلام ہو یا آزاد پس اگر انکار کرے گا تو قتل کر دیا جائے گا۔

(جامع الصغیر مصنفہ امام محمد ص۹۸)

امام مالک اور قتل مرتد

حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک مرتد کے معاملہ میں وہی قول قابل عمل ہے جو فاروق اعظمؓ نے فرمایا یعنی مرتد کو تین روز مہلت دے کر توبہ کی طرف بلایا جائے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔

(شفاء وغیرہ)

امام شافعیؒ اور قتل مرتد

امام شافعیؒ سے اس مسئلے پر دو روایتیں ہیں۔

اول یہ کہ مرتد کو کوئی مہلت نہ دی جائے بلکہ اگر وہ فوراً توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔

اور دوسرے یہ کہ تین دن کی مہلت دینے کے بعد توبہ نہ کرنے کی صورت میں قتل کر دیا جائے۔

(شفاء ص۳۶۸)

امام احمد بن حنبلؒ اور قتل مرتد

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی مذہب نقل کیا جاتا ہے۔ (شفاء قاضی عیاض)

امام محمد اور قتل مرتد

حضرت امام محمدؒ کا قول بھی نقل کیا جاتا ہے حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر امام کو یہ توقع ہو کہ یہ مرتد توبہ کرے گا

باقی ص۲۶ پر

بے مثل عالم و خطیب مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی رحلت

تحریر: مولانا محمد جمیل خان

قافلہ اہلسنت ، صاحب طریقت ، پیکر علم و عمل ، راہ حق کے مسافر باطل قوتوں کے لئے فاتح ، دینی حلقوں کے محبوب ، گلشن دین کے باغبان ، مسند ولایت کے صدر نشین ، حریم نبوت کے پاسبان ، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ ، مولانا ، تنظیم اہلسنت پاکستان کے سرپرست اعلیٰ ، متحدہ سنی محاذ کے امیر ، متحدہ شریعت محاذ کے روح رواں ، اقرا ڈائجسٹ کے مشیر اعلیٰ ، ماہنامہ بینات کے مدیر مسئول ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر ، متحدہ علماء کونسل کے بانی روح رواں ، طلباء دین کی نگاہوں کے محور ، مدارس عربیہ کے سرپرست اور تمام دینی تنظیموں کے معاون اعلیٰ ، جمعیت علماء اسلام کے رہنما ، مذہبی سکالر و محقق حضرت مفتی احمد الرحمٰن نور اللہ مرقدہ ۱۳ رجب ۱۴۱۱ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۹۱ بروز جمعرات ۴ بجے شب تہجد کے وقت داعی اجل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے محبوب حقیقی خالق کائنات کی طرف کوچ کر گئے ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون :

جو مسافر اس سفر پر روانہ ہوتا ہے کسی نے پیچھے کسی نے بعد میں اس سے کسی کو مفر نہیں بقول مولانا محمد یوسف لدھیانوی

موت کوئی چیز نہیں کہ اس پر حیرت و تعجب کا اظہار کیا جائے ، یہ سنت بنی آدم ہے ، یہاں کا آنا ہی جانے کی تمہید ہے ۔ یہاں جو بھی آیا جانے کے لئے آیا ، سرائے عالم کا ہر مسافر منزل عدم کا راہ نورد ہے ۔

موت کے قانون سے نہ کوئی مستثنیٰ ہے نہ ولی ، نہ عالم نہ جاہل ، نہ نیک ، نہ بد ، نہ مومن ، نہ کافر ، نہ شاہ نہ گدا ، اپنے اپنے وقت پر سبھی گئے اور سبھی کو جانا ہے لیکن جانے والوں میں کچھ ایسے خوش بخت بھی ہوتے ہیں کہ زندگی ان کے نقش پا سے راستے ڈھونڈتی ہے ، قومیں ان کے نور سے روشنی پاتی ہیں ۔ انسانیت ان سے غازۂ حسن مستعار لیتی ہے ، شرافت ان پر ناز کرتی ہے ، محبوبیت انہیں دیکھ دیکھ کر اپنے کاکل و گیسو سنوارتی ہے ایوان علم ان کے جلال آفریں وجود سے گل و گلزار بن جاتا ہے ، مجروح قلوب ان کے انفاس سے مرہم شفا پاتے ہیں ۔ بے کس و درماندہ افراد ان کے سایۂ عاطفت میں پناہ لیتے ہیں وہ شمع کی مانند خود پگھلتے ہیں مگر مخلوق خدا پر ضوفشانی کرتے ہیں ۔ وہ جلتے ہیں مگر دوسروں کو جلا بخشتے ہیں ، وہ خود بے چین و بے قرار رہ کر دوسروں کو راحت و سکون عطا کرتے ہیں ، ان کے آئینہ رخ زیبا میں یاد خدا کی تصویر جھلکتی ہے ۔ ان کی دید دل کو سرور اور آنکھوں کو نور عطا کرتی ہے ان کی محفل سکینت جنت کا نمونہ پیش کرتی ہے ۔ وہ خاموش ہوں تو ہیبت و وقار برستا ہے ، بیٹھے ہیں ۔ بات کریں تو موتی رولتے ہیں ۔ مسکرائیں تو پھول برساتے ہیں ، ناز کریں تو آسمان سے صدائے لبیک آتی ہے ، گڑگڑائیں تو عرش الٰہی کانپ جاتا ہے دنیا سے جب جاتے ہیں مگر اس شان سے جاتے ہیں کہ جہاں سو صف ماتم بچھ جاتی ہے ۔ آسمان و زمین نوحہ کرتے ہیں ۔ انسانیت کا پرچم سرنگوں ہو جاتا ہے زمانہ تاریخ کی کروٹ بدل دیتا ہے اور قصر ملت پر زلزلہ آجاتا ہے ۔ ہمارے شیخ چلے گئے لیکن آہ ملت کا مسیحا سکوں میں ساتھ لے گئے ۔ آنکھ کون اشکبار نہیں ، کون دل فگار نہیں ؟ ۔ مدرسہ میں کہرام کہ اس کے مجبور بانی جھکے سے چلے گئے ۔ دارالحدیث کے در و دیوار پکار رہے ہیں کہ شیخ بنوری کے بعد یہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سحر آفریں آواز آتی تھی بند ہو گئی ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی قسمت پر نوحہ خواں ہے ، کہ اس کے امیر و قافلہ سالار بچھڑ گئے مدارس عربیہ کی تنظیم وفاق المدارس میں گھر گھر ماتم ہے کہ اس کے بانی و صدر رخصت ہو گئے ۔ اسلامی نظریاتی کونسل پر سکوت مرگ طاری ہے کہ اس کی روح رواں نکل گئی اہل قلوب مضطرب ہیں کہ ؂

جن کے تھے رونے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے ۔

اہل نظر تصویر حیرت ہیں کہ متاع دین و دانش لٹ گئی ۔ علماء مبہوت ہیں کہ علم و فقاہت کی بساط الٹ گئی ، دانشوروں کو غم ہے کہ فضیلت و سیادت کی مسند خالی ہو گئی اہل حق سراسیمہ ہیں کہ ان کی ڈھال چھین گئی ۔ یتیموں اور بیچاروں کو صدمہ ہے کہ ان کا مشفق و مربی اٹھ گیا ۔ عالم اسلام مغموم ہے کہ امت ایک دیدہ ور رہنما سے محروم ہو گئی ۔

واقعی مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے حضرت اقدس شیخ بنوریؒ کے لئے جو تحریر فرمایا تھا وہ ہمارے شیخ و مربی قائد و رہنما حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کی ذات اقدس پر صادق ہے مفتی احمد الرحمٰن صاحب کے

لاکھوں افراد ان کے مشن کو ساری دنیا میں آگے بڑھا رہے ہیں

انتقال پر ملال پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن ، مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر ، تعلیم الاسلام گلشن اقبال ، مدرسہ عربیہ محمدیہ ، معارف اسلامیہ ناظم آباد ، مدرسہ تحفیظ القرآن جلال کالونی میں کہرام مچ گیا کہ ان کے رئیس اور بانی اچانک ان سے جدا ہو گئے ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان ، مجلس تحفظ ختم نبوت ، مولانا تنظیم اہلسنت پاکستان اقرا روضۃ الاطفال والے تو سکتہ میں ہیں کہ ان کے تو ماں کو یتیم اور بے آسرا چھوڑ گئے ، علم حدیث کے ہزاروں طلبہ اشکبار ہیں کہ وہ مفتی صاحب کی وساطت اور سلسلے سے بخاری شریف

کی قال اللہ اور قال الرسول سے محروم ہوگئے، اہل دل پریشان ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کس سے لیں گے۔ بہرحال یہ ایک ایسی جامع شخصیت کی رحلت ہے جس سے پورے عالم کی وابستگی تھی، اور جس کی موت سے اندازہ ہوتا ہے کہ محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا تھا کہ عالم کی موت دنیا کی موت ہے وہ حضرت مفتی صاحب جیسے علماء دین کی وفات پر صادق آتا ہے پوری کراچی سوگوار ہے پورے اہل دین نوحہ کناں ہیں۔ ہر شعبۂ زندگی کے لوگ افسردہ ہیں، اتنی عظیم شخصیت کی اتنی اچانک وفات نے پوری ملت کو افسردہ کر دیا۔ کوئی شخص یقین کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہر شخص اپنے آپ کو یتیم محسوس کر رہا ہے، اہل حق کے قافلہ کی امارت کا چراغ گل ہوگیا قافلے والے حیران و پریشان ہیں کہ ان کو منزل تک لے جانے والا بغیر راہ متعین کئے رخصت ہوگیا۔ قافلے والوں کی منزل تک ان کو کون پہنچائے گا، ہر شخص سوال ہے کہ یہ کیا ہوا اور کیسے ہوگیا؟ مفتی صاحب تو بیمار نہیں تھے کوئی عارضہ نہیں تھا، ٹھیک ٹھاک عمر بھی زیادہ نہیں، ۵۵ سال بھی کوئی جانے کی عمر ہے، اس عمر میں تو عزائم جوان ہوتے ہیں، اہل اللہ اور بزرگ ہستیاں اس عمر میں تجربات کی بھٹی سے گذر کر کندن بنتی ہیں ان کی صلاحیتیں مزید نکھرتی ہیں، ان کے فیض پھیلنے کی عمر تو یہی ہوتی ہے، اس عمر میں دوسری دنیا کی طرف رخصت ہونا چہ معنی دارد لیکن اسے

مولانا بنوریؒ کی وفات کے بعد ان کو جامعہ بنوری کا مہتمم مقرر کیا گیا

سوچ کا کوئی حل نہیں، جب موت آجائے تو بہر حال انہونی بات ہو یا متوقع اس سے مفر نہیں، حضرت مفتی صاحب کا وقت مقررہ آیا، ذہن قبول کرے یا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے جب ان کا وقت مقررہ آجاتا ہے تو نہ اس کی تقدیم ہوتی ہے ایک لمحہ کی اور نہ ہی ایک لمحہ کی تاخیر، حضرت مفتی صاحب کا وقت مقررہ آیا تو فرشتہ اجل نے ایک لمحہ کی تاخیر گوارا نہیں کی، ڈاکٹر اور اہل محبت تڑپتے ہی رہ گئے، جان بچانے کی تمام کوششیں ناکام ہوگئیں، اور ڈاکٹروں کے ہاتھوں اور عقیدت مندوں کی آنکھوں کے سامنے سانس نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ڈاکٹری اور سائنس اپنی تنگ دامنی کی وجہ سے ناکام ہوگئی، اور اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون نتیج پاگیا۔

مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کو نہ بیماری نے دبوچا اور نہ معذوری ان کے لئے موت کا سبب بنی وہ تو عاشق حقیقی سے ملنے کی بے قراری میں اپنے محبوب سے جا ملے ہوگئے، ان کو دنیا سے زیادہ آخرت کا لگاؤ تھا، اس لگاؤ نے انہیں چین نہیں لینے دیا، اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گئے، اللہ والوں کا وطیرہ ہے کہ وہ ملک الموت کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کو خوش آمدید کہتے ہیں کہ محبوب نے آخر کار انہیں یاد کر لیا، حضرت مفتی صاحب نے ملک الموت کو خوش آمدید کہا اور دیوانہ وار اپنے حبیب پر فدا ہوگئے اسپتال لے جانے والے حیران ہیں کہ اتنی جلدی بھی کوئی مرتا ہے پہلے دل کے دورہ سے کون مرتا ہے کہ مفتی صاحب رخصت ہوگئے، ابھی عشاء کی نماز سے پہلے تو انہوں نے جامعہ بنوریہ میں اپنے محبوب و آقا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی کتاب مشکوٰۃ شریف کا آخری درس دیا تھا کس محبت و عقیدت سے آپ کے منہ سے محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے جواہر پارے طلبہ کے شوق علم کی پیاس بجھا رہے تھے ایک ایک لفظ سے محبت کا اظہار ہوتا تھا، نہ کسی تکلیف کا احساس نہ کوئی بیماری، رات ڈیڑھ بجے دل کی تکلیف ہوئی اور ڈاکٹر اسپتال پہنچے، ڈاکٹر محمد اسعد کندی نے جیسے تابڑ سوال کیا کہ حضرت مفتی صاحب کیا ہوا، مفتی صاحب نے اشارہ کیا کہ یہاں تکلیف ہے اسے سی جی وغیرہ پتہ چلا کہ دل کا شدید دورہ ہے اور اس دورہ کی بناء پر خون کی دل کو سپلائی بند ہوگئی ہے جیزی لگانا پڑے گی، اس دوران دھڑا دھڑ انجکشن کی بھرمار کر دی گئی، تین ڈاکٹر مسلسل حضرت مفتی صاحب کی زندگی بچانے کی جدوجہد میں مصروف ہوگئے، ساڑھے تین بجے اچانک شدید اٹیک دوبارہ ہوا اور دل نے کام چھوڑ دیا، ڈاکٹروں کی سعی ناکام ہوگئی لیکن طبی اصول کے مطابق ناکام نہ ہوئے ڈاکٹر حضرات جدوجہد میں مصروف رہے مصنوعی طریقے سے اور شلاٹ کے

ان کی نماز جنازہ میں لاکھوں افراد شریک تھے

ذریعہ سے دل کو چلانے کی کوشش کی گئی لیکن

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں

کچھ نہ دوا نے کام کیا۔

ساڑھے تین بجے مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب پر شدید دورہ پڑا اور چند لمحات میں مولانا کی نبض نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ ۴ بجے کے قریب ڈاکٹر حضرات نے اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے مفتی صاحب کے لواحقین کو مطلع کیا کہ حضرت مفتی صاحب خالق حقیقی سے جا ملے۔ اس طرح ۲۹ رجب ۱۴۱۱ھ کا دن جامعہ بنوری ٹاؤن اور تمام دینی حلقوں کے لئے ایک غم اور افسوس کا دن قرار پایا، ساڑھے چار بجے جب جامعہ بنوری ٹاؤن میں اچانک مفتی صاحب کے تہجد کی نماز کی حرکات کی بجائے آپ کے انتقال کی خبر پہنچی تو پورا مدرسہ رنج و غم کی تصویر نظر آنے لگا اساتذہ بلک بلک کر رو رہے تھے سب کے سب یتیم ہو چکے تھے، فجر کی نماز تک یہ اندوہناک خبر مساجد کے ذریعہ پورے کراچی میں اور ٹیلی فون کے ذریعہ ملک اور بیرون ملک پھیل گئی، ہر طرف سے ٹیلی فون کا تانتا بندھ گیا، اور سب کی طرف سے یہ اصرار تھا کہ وہ جنازہ میں شرکت کرنا چاہتے ہیں اسی کی بناء پر عصر کی نماز کے بعد کا وقت نماز جنازہ کے لئے طے ہوا، پشاور، لاہور، ڈیرہ اسماعیل خان، راولپنڈی، اسلام آباد سے ممتاز علماء کرام جنازہ کے لئے کراچی پہنچنا شروع ہوئے، اور اسی طرح کراچی سے ہزاروں افراد صبح سے جامعہ پہنچ کر حضرت مفتی صاحب کی زیارت کرنے لگے، عصر کی نماز تک تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد جمع ہو چکے تھے جس میں ملک کے متعدد علماء کرام مولانا عبداللہ درخواستی، مولانا محمد اجمل خان، مولانا قاری سعید الرحمٰن راولپنڈی، قاری محمد امین راولپنڈی، مولانا فضل الرحمٰن ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا اجمل قادری لاہور، مولانا عبدالرؤف لاہور، قاری خلیل بند عطاؤ مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد، قاری رفیق اسلام آباد، مولانا مفتی محمد انور شاہ ملتان، مولانا عبدالحق حیدرآباد، مولانا سیف الرحمٰن ارائیں حیدرآباد، مولانا عبداللطیف حیدرآباد، مولانا عبدالمتین حیدرآباد، سید خالد بنوری پشاور، حاجی عبدالرحمٰن پشاور، مولانا محمد اسفند یار خان، مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا سحبان

محمود، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا نور الہدیٰ، مولانا طیب نقشبندی، مولانا اقبال اللہ، قاری محمد عثمان، سید منور حسن، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالرحمن سلفی، مولانا محمد سلفی، مولانا ناظر ولی خان، حافظ تاج الدین پراچہ، قاری عبدالقیوم نعمانی، مولانا محمد احمد، مولانا اسفند احمد الحسینی، مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا، مولانا بدیع الدین شیرازی، مولانا غلام محمد کلاب جیل، قاضی احسان الحق راولپنڈی، مولانا عبدالرحیم اشعر ملتان، مولانا عزیز الرحمن ملتان، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ ملتان، مولانا عبدالستار تونسوی اور اسی طرح دیگر ہزارہا علماء کرام بھی جنازہ کی سعادت کے لئے پہنچ گئے، نماز جنازہ قاری سعید الرحمن صاحب نے پڑھائی، اور مغرب کی نماز کے بعد جامعہ بنوری ٹاؤن میں اپنے شیخ و مربی استاد و محترم محدث العصر، عاشق رسول، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری ؒ کے بائیں طرف پہلو میں دفن فرمادیا گیا۔

مولانا مفتی احمد الرحمن ۱۹۲۹ء میں سہارنپور میں پیدا ہوئے والد صاحب سہارنپور کے استاد حدیث اور شیخ کامل مولانا عبدالرحمن کیمل پوری تھے اگرچہ آپ کا وطن بہبودی ضلع اٹک تھا لیکن دارالعلوم دیوبند سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب مدرسہ مظاہر العلوم میں استاد حدیث کی حیثیت سے علم دین میں مصروف ہوگئے۔ اس مبارک ماحول میں مفتی احمد الرحمن کی ولادت ہوئی، حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب علم و تقویٰ میں اتنے اونچے درجہ پر تھے کہ سہارنپور کے لوگ آپ کو فرشتہ کے لقب سے یاد کرتے تھے، اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ نے آپ کو مرید ہونے سے پہلے خلافت کی خلعت سے سرفراز فرمایا، اور آپ کو کیمبلپوری کی بجائے "کامل پورے" کا خطاب عطا فرمایا، ابتدائی تعلیم سے لے کر انتہائی تعلیم تک حضرت مفتی صاحب کی نگرانی والد صاحب نے فرمائی اس لئے نوجوانی میں ہی آپ علم و تقویٰ کے اونچے درجے پر فائز ہوگئے۔ دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سے درس نظامی کی سند حاصل کرنے کے بعد محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ کی خدمت عالیہ میں مزید علوم میں مہارت حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے اور حضرت بنوری ؒ کے بحر علم کے موتیوں سے سرفراز ہوئے۔ حضرت مولانا بنوری ؒ کی خصوصی شفقت نے آپ کے علم کو جلا عطا کی اور آپ کو حضرت بنوری ؒ نے تدریس کے ساتھ افتاء کیلئے مقرر فرمایا۔ درس میں اپنی محنت اور حضرت بنوری ؒ کی رہنمائی، افتاء کے مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کی تربیت نے آپ کو بڑے اساتذہ کے مرتبہ تک پہنچادیا اور پھر جب مدرسہ کے مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن نے مولانا بنوری ؒ کے سامنے اپنے ہونہار شاگرد کو پیش کیا کہ اب ان کے فتویٰ قابل اعتماد ہیں اس سند نے آپ کی مقبولیت کو چار چاند لگادیئے، اور پورے پاکستان میں آپ کے فتاویٰ پر اعتماد کیا جانے لگا۔ جامعہ بنوری ٹاؤن کی تدریس اور فتویٰ کے ساتھ ساتھ آپ نے حضرت بنوری ؒ کی سرپرستی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر منکرین ختم نبوت کے خلاف اور دیگر پلیٹ فارموں پر منکرین حدیث، منکرین قرآن اور دوسرے لادینی

مولانا کے فتاویٰ پر پورے ملک میں اعتماد کیا جاتا تھا

فتنوں کے خلاف جہاد شروع کردیا۔ حضرت مولانا بنوری ؒ کی معیت اور عظیم کام کی بنا پر ان کے شاگرد رشید مفتی احمد الرحمن بھی شہرت اور بلندی کے مرتبے کی طرف گامزن ہوگئے۔

حضرت ؒ کی زندگی ہی میں محسوس ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت کی جانشینی کے لئے منتخب فرمالیا ہے اور آخر کار وہی ہوا، حضرت بنوری ؒ نے اپنی زندگی کے آخری سال میں مفتی احمد الرحمن کو اپنا نائب اور جانشین مقرر فرما کر آپ کیلئے تاقیامت ایسا اعزاز عطا فرمایا جو حضرت مفتی صاحب کی آئندہ تمام نسلوں کے لئے قابل فخر ہے، حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ کی وفات کے بعد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری کے تمام اساتذہ نے اپنے شیخ حضرت بنوری ؒ کی وصیت کے مطابق آپ کو جامعہ کا مہتمم مقرر فرمایا، مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی آپ کو اپنا نائب امیر مقرر فرمایا۔ حضرت مفتی صاحب نے ان دونوں پلیٹ فارم پر حضرت مولانا بنوری ؒ کی جانشینی کا صحیح حق ادا کیا اور جامعہ کے مشن کو جس طرح آگے بڑھایا اس نے ثابت کردیا کہ حضرت بنوری ؒ نے اپنے جانشین کا جو انتخاب فرمایا تھا وہ آپ کے الہامی فیصلہ اور من جانب اللہ ارشادات کے بموجب تھا۔ جامعۃ العلوم کو مولانا بنوری ؒ کے مشن کے مطابق ۱۳ سال میں توسیع دی گئی، بہترین اساتذہ کے اضافے کئے گئے، اور اس وقت اس جامعہ کے دورہ حدیث کے طالب علموں کی تعداد پاکستان کے تمام مدارس سے زیادہ ہے، تقریباً ڈیڑھ ہزار طلبہ درس نظامی میں اور ایک ہزار سے زائد طلبہ حفظ و ناظرہ کے درجات میں تعلیم حاصل کررہے ہیں، ان طلبہ میں افریقہ، امریکہ، کینیڈا، ملائشیا، فرانس، مراکش، غیانا، سری لنکا، بنگلہ دیش، ماریشس، انگلینڈ، فجی، زمبیا، مالدیپ، تھائی لینڈ، انڈونیشیا، کینیا، زمبابوے تقریباً ۵۲ ممالک کے علاوہ پاکستان کے ہر علاقے کے طلبہ شامل ہیں۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے علاوہ حضرت بنوری ؒ کے منصوبے کے مطابق گلشن عمر میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام سے ایک شاخ کا آغاز کیا گیا اور اس میں تعمیر کرکے ایک ہزار سے زائد طلبہ کی تعلیم کا انتظام فرمایا، اسی طرح طالبات بنات مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے نام پر حاجی داؤد رحیم صاحب نے ۴ ایکڑ زمین فراہم کی اس کا سنگ بنیاد رکھ کر وسیع و عریض جامعہ قائم کیا جس میں تقریباً تین ہزار طلبہ تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اس کے ساتھ ۱۰ ایکڑ زمین کا مزید سودا ہو رہا تھا، جس میں وسیع و عریض توسیع کا منصوبہ شامل ہے جبکہ کالونی کورنگی، پاور نگر، ناظم آباد، ٹھٹھہ سندھ میں بھی ایک ایک شاخ تعمیر کی جن میں تقریباً ۱۵۰۰ کے قریب طلبہ ابتدائی تعلیم حاصل کررہے ہیں، ان شاخوں کی توسیع کے مقاصد مفتی صاحب کی زندگی کے عظیم مشن تھے، حضرت بنوری ؒ کے مشن کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خان محمد صاحب کی قیادت میں عظیم کام فرمایا، اور اس کے کام کو پوری دنیا میں پھیلایا، امریکہ، انگلینڈ، کینیڈا، افریقہ، جرمنی، کینیا اور دیگر اہم ممالک میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مراکز قائم کئے اور ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ان ممالک کے دورے کئے، اہل شرک و باطل کے خلاف سواد اعظم اہل سنت پاکستان قائم کرکے پورے پاکستان میں عقیدہ اہلسنت کی ترویج کے لئے کام فرمایا، لادینی نظریات کو ختم کرنے اور ان کے خلاف جہاد کے لئے متحدہ علماء کونسل تشکیل فرمائی، جمعیت علماء اسلام میں مولانا مفتی محمود ؒ کی زندگی میں ملکی جد و جہد کی اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن مقرر ہوئے، وفات تک جمعیت علمائے اسلام کی سرپرستی فرماتے رہے متحدہ

باقی صفحہ ۲۲ پر

وفات سے قبل آپ نے جامعہ بنوریہ میں درس حدیث دیا۔

زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے

آہ! مولانا مفتی احمد الرحمان رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: خوشی محمد، انچارج شعبہ کتابت ختم نبوت کراچی

زندگی مجموعہ غم ہائے فراق ہے۔ اس میں بہت سے واقعات اور حادثات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ مگر کوئی حادثہ ایسا ہوتا ہے کہ مجموعی زندگی کو متاثر کر دیتا ہے نہ بھرنے والے زخموں سے آشنا کر جاتا ہے، نہ بھولنے والے دکھوں سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ وقت کا پہیہ صدیوں سے محو گردش ہے، قافلہ آدم یونہی رواں دواں ہے، لوگ ملتے اور بچھڑتے رہتے ہیں۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی گوناگوں خوبیوں اور خدمات کی بناء پر دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ انہیں میر کارواں کہیں، جان کہیں یا جان محفل کہیں، چراغ کہیں یا چراغ انجمن کہیں وہ چمن میں ہمیشہ گلاب کی طرح کھلتے رہتے ہیں۔

محدث العصر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات نے بھی ہمارے ذہنوں پر ایسے گہرے اور انمٹ نقوش ثبت کئے کہ انہیں ماہ و سال کی گردش بھی دھندلا نہ سکی۔ پرخلوص جذبات سے بھرپور شخصیت کے مالک حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عجیب قلندرانہ طبیعت پائی تھی نہ کبھی کسی سے شکوہ نہ شکایت بس ہمیشہ ہر سطح پر سرگرم عمل رہنا ہی ان کا مطمع نظر تھا، نامساعد حالات میں بھی کبھی حوصلہ نہیں ہارا تھا بلکہ دوسروں کو حوصلہ بخشا تھا۔ مولانا مفتی احمد الرحمن صاحبؒ کو اپنے کام اور اپنے مشن میں اتنا ہی پرعزم اور پرکشش پایا جتنا کہ آزادی میں کوئی بلبل گنگناتی اور مسکراتی ہے۔ لوگوں کے کام آنا اور دوسروں سے محبت کرنا قدرت نے شاید ان کی فطرت میں لکھ دیا تھا۔

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت واقعی سحر انگیز تھی، ہم سب ان کو فخر اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی دھرتی کے باسیوں کو قرآن و حدیث کا درس دیا ہے اور اس وجہ سے وہ ہمارے لیے ایک روشن مقام رکھتے ہیں جس سے ہم ہمیشہ رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔

> مفتی احمد الرحمنؒ جیسے عظیم و مشاہیر انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے، مادر گیتی ان کو روز روز جنم نہیں دیتی۔ زندگی سالہا سال دیر و حرم کا طواف کرتی ہے تب کہیں جا کر ایسا انسان وجود میں آتا ہے۔

مجھے وہ ہولناک منظر اب بھی اسی طرح نظر آرہا ہے جیسے ابھی کی بات ہو حالانکہ مولانا مفتی احمد الرحمن صاحبؒ کو ہم سے رخصت ہوئے دس دن گزر چکے ہیں۔ اور میں اس دلخراش منظر کو بھول بھی کیسے سکتا ہوں جس دن ہم سے ہماری محبوب شخصیت جدا ہوئی تھی۔ یہ ان کی محبت ہی ہے کہ آج ہر کوئی ان کی یاد کو سینے سے لگائے پھرتا ہے، ہر شخص ان کی یاد میں ان کی جدائی میں آنسو بہا رہا ہے۔

آنکھوں میں چھپائے پھر رہا ہوں
یادوں کے بجھے ہوئے سویرے
روداد سفر نہ چھیڑ خوشتی
پھر اشک نہ تھم سکیں گے میرے

بے شک انسان کی زندگی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور وہ اپنے پیارے بندوں کو اپنی طرف جلد بلا لیتا ہے۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیاروں میں سے ایک تھے۔ ہمیں ان سے بہت پیار ہے، ان کی یادوں سے، ان کی شخصیت سے، ان کے حوصلے سے، ان کی ہمت سے، ان کے کام سے، ان کے مشن سے اور ان کے ساتھ گزرے ہوئے ایک ایک لمحے سے۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ دنیائے فانی میں انسان آتے اور جاتے رہتے ہیں، کارزار حیات میں نئے آنے والے جانے والوں کی جگہ لے لیتے ہیں۔ لیکن بعض جانے والے نمی بن کر ہمیشہ ہماری آنکھوں میں موجود رہتے ہیں۔

وہ اشک بن کر میری چشم تر میں رہتا ہے
عجیب شخص ہے پانی کے گھر میں رہتا ہے

دنیا میں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم و مشاہیر انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ مادر گیتی ان کو روز روز جنم نہیں دیتی ایسے انسانوں کے لیے مدتوں منتظر رہنا پڑتا ہے۔ زندگی سالہا سال دیر و حرم کا طواف کرتی ہے تب کہیں جا کر ایسا انسان وجود میں آتا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

باقی صفحہ [illegible] پر

مرزائے قادیانی کے بارے

مسٹر محمد علی قادیانی جماعت لاہور کا عقیدہ

ترتیب : مولانا منظور احمد الحسینی

لاہوری جماعت کے بانی و امیر اول مسٹر جناب محمد علی صاحب مرزا غلام احمد کے نبی کی حیثیت سے مبعوث ہونے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

سورۃ الجمعہ میں آیا ہے ۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ط وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم ۔

ترجمہ : خدا تو وہ ہے کہ جس نے امی لوگوں میں سے یہ رسول مبعوث کیا کہ انہیں اس کی آیات سنائے اور انہیں پاک بنائے اور کتاب و حکمت کی ان کو تعلیم دے گو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی ۔ وہ قوم بھی انہی لوگوں کے ہم رنگ ہوگی اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا اور انہیں پاک بنائیگا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔

آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے انہی آخرین کہا گیا ہے ۔

(ریویو آف ریلیجنز : صفحہ ۹ ج ۷ عدد ۳)

نوٹ : قارئین کرام کی دلچسپی کیلئے یہ عرض کر دوں کہ جہاں مرزا قادیانی نے یہ دعوی کیا ہے کہ میں چینی الاصل ہوں ، میں مغل برلاس ہوں ، میں سید ہوں ، اور میں معجون مرکب ہوں ، وہاں یہ بھی دعوی کیا ہے کہ میں رجل فارسی الاصل ہوں ۔ اسی طرف مسٹر محمد علی نے اشارہ کیا ہے ۔ دیکھئے مرزا صاحب کی کتب ۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۹ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۷۵ تریاق القلوب حاشیہ ص ۶۵ طبع ربوہ طبع قادیان $\frac{۱۴۹}{۱۲۴}$)

۲ ۔ گذشتہ بعثت پر قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ زمانہ بعثت مصلح آخر الزمان یہی ہے اور مسیح و مہدی اور شخص فارسی الاصل وغیرہ سب اسی مصلح کے نام ہیں اور ٹھیک وقت پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا تعالی کی طرف سے مامور ہو کر دعوی بھی کر دیا ہے ۔

(ریویو آف ریلیجنز ص ۹۷ ج ۶ عدد ۳)

ان حوالوں میں بعثت سے مراد بعثت بعہدہ نبوت ہے جب کہ مسٹر محمد علی لاہوری کی کلام سے ظاہر ہے ۔

۳ ۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جس شخص (مرزا غلام احمد) کو اللہ تعالی نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کیلئے مامور و نبی کر کے بھیجا ہے وہ بھی شہرت پسند نہیں ۔

(ریویو اردو جلد نمبرہ بحوالہ ایک غلطی کا ازالہ)

اس حوالے میں مرزا قادیانی کیلئے نبی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ۔

۴ ۔ اس لئے یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا ۔ (ریویو اردو ص ۲۰ ع ۲ حوالہ بالا)

اس حوالے میں مرزائے قادیان کے لئے موعود نبی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ۔

۵ ۔ ان (آخرین) میں بھی نبی مبعوث ہوگا (ریویو جلد ۵ ع ۳)

۶ ۔ فارسی الاصل نبی ۔ (ریویو جلد ۵ نمبر ۳)

۷ ۔ نبی آخر الزمان کا نام رجل من ابناء الفارس بھی ہے ۔ (ریویو جلد ۵ نمبر ۳)

۸ ۔ دوسری طرف خدا کا برگزیدہ رسول ہے ۔

(ریویو جلد ۵ ع ۲ حوالہ بالا)

۹ ۔ ایک شخص (مرزا غلام احمد) جو اسلام کا حامی ہو کر مدعی رسالت ہوئے ۔ (ریویو جلد ۵ نمبر ۵)

۱۰ ۔ یہ تمام پیشگوئیاں اس امر پر متفق ہیں کہ پیغمبر آخر زمانہ کا نزول ایسے زمانہ میں ہوگا (ریویو جلد ۵ نمبر ۳ حوالہ بالا)

۱۱ ۔ ہر ایک مذہب بیان کرتا ہے کہ موعود پیغمبر کے نزول کے ساعت نیکی اور بدی اور خدا پرستی اور دنیا پرستی کے درمیان اس وقت ایک خطرناک جنگ ہوگی ۔ (ریویو جلد نمبر ۵ نمبر ۳)

۱۲ ۔ کوئی نبی النذیر رفع شر کے لئے مامور و مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ رفع شر ایک ابتدائی مرحلہ ہوتا ہے جس کے بعد اعلی اصول نہایت پختگی کے ساتھ قائم کئے جاتے ہیں اسی طرح مسیح موعود کا حال بھی ہے وہ اس قانون الہی سے مستثنی نہیں ہو سکتا

(ریویو جلد ۵ نمبر ۳ حوالہ بالا)

۱۳ ۔ مسٹر محمد علی صاحب کے نزدیک مرزا صاحب صاحب وحی نبی ہیں تفصیلات کے لئے دیکھئے ۔

(النبوۃ فی الاسلام ریویو آف ریلیجنز ج ۵ نمبر ۴)

۱۴ ۔ ایسا ہی ایک نبی (مرزا غلام احمد قادیانی ، ناقل) اس وقت بھی خدا تعالی نے مبعوث کیا لیکن لوگوں نے اسی طرح اس کا انکار کیا جیسا کہ پہلے نبیوں کا کاش کہ یہ لوگ اس وقت غور کرتے اور سوچتے کہ کیا وہ نشان ان کو نہیں دکھلائے گئے ۔ جو کوئی انسان نہیں دکھلا سکتا ۔ ۔ ۔ ۔

ایسا نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جو مسیح موعود ہونے کا دعوی کرتے ہیں جو ہزاروں نشان اپنی تصدیق میں دکھلا چکے ہیں ۔

(ریویو آف ریلیجنز ج ۳ ص ۲۴۸)

۱۵ ۔ جس طرح انبیاء شیطان کے تسلط سے محفوظ ہیں اسی طرح مسیح موعود (مرزا صاحب) بھی محفوظ ہیں ۔

(ریویو آف ریلیجنز ج ۳ اپریل)

۱۶ ۔ مسٹر محمد علی نے باقرار صالح مقدمہ کرم دین بنام مرزا غلام احمد قادیانی میں مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو بطور گواہ استغاثہ بیان دیتے ہوئے کہا کہ :

مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے ۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے اور اس کے مرید اس کے دعوی میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں ۔ (مباحثہ راولپنڈی ص ۲۷۲)

۱۷ ۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب (پشاور) کو کسی شخص (مستی بہ دلاور خان سیکرٹری اشاعت اسلام پشاور) نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہذا (پیغام صلح لاہور) کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے مدارج عالیہ (نبوت) کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے ہم تمام احمدی

باقی ص ۱۱ پر

حقیقتِ مرزائیت

آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے

از: ڈاکٹر میاں احسان باری

قادیانیوں کا مسلمانوں سے جدا مذہب

۱۔ "ورنہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے فرمایا ہے کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور اور اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔"

(اخبار الفضل ۲۱ اگست ۱۹۱۷ء تقریر بنام [illegible])

۲۔ "یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض آپ نے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔" (۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء الفضل "تقریر خلیفہ مرزا غلام احمد)

مسلمانوں سے شادی بیاہ کی ممانعت

۱۔ "حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔" (برکات خلافت مجموعہ تقاریر محمود ص ۷۵)

۲۔ فتاویٰ احمدیہ کی جلد دوئم کے صفحہ نمبر ۷ پر وہ کہتے ہیں:

"اپنی بیٹیاں ان لوگوں کے نکاح میں نہ دو جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتے"

مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی ممانعت

۱۔ فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۸ پر مرزا غلام احمد کہتے ہیں

"ان لوگوں کے پیچھے نماز مت پڑھو جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتے"

۲۔ "ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔"

(انوار خلافت ص ۹۰ مصنفہ مرزا محمود ابن مرزا قادیانی)

۳۔ "صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو" (قول مرزا غلام احمد مندرجہ اخبار "الحکم" قادیان ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

۴۔ "غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ غیر احمدی کے معصوم بچے کا بھی نہیں۔"

"انوار خلافت ص ۹۳ مصنفہ مرزا محمود نیز الفضل مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۱۷ء و الفضل مورخہ ۶ جولائی ۱۹۲۱ء"

مرزائی وزیر خارجہ نے قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھا

۱۔ یہ معلوم عام بات ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوئے اور الگ بیٹھے رہا۔ جب اسلامی اخبارات اور مسلمانوں نے اس چیز کو منظر عام پر لائے تو جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ:

"جناب چوہدری ظفر اللہ خاں پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائد اعظم احمدی نہ تھے لہذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔"

(ٹریکٹ ۲۲ بعنوان "احرار علماء کی راست گوئی کا نمونہ" ناشر مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ)

(صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

۲۔ "آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔"

سر ظفر اللہ کا جواب روزنامہ زمیندار لاہور ۸ فروری ۱۹۵۰ء

سلطنت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا

۱۔ "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے۔ اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات طبع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔" (تریاق القلوب ص ۲۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

۲۔ نیز تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۹ پر اپنے بارہ میں لکھا ہے کہ:

"انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں"

۳۔ میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔

(تبلیغ رسالت مرزا غلام احمد جلد ۶ ص ۶۹)

۴۔ بلکہ اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارا ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں (ملفوظات احمدیہ حصہ اول ص ۱۴۶)

حرمت جہاد

۱۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔

(صفحہ ۱۷ ضمیمہ بعنوان "گورنمنٹ کی توجہ کے لائق" شہادۃ القرآن)

۲۔ دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۴۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

پاکستان پر قبضہ کرنے کے ارادے

"بلوچستان کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو تو احمدی بنانا کوئی مشکل

نہیں پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد احمدی بنایا جاسکتا ہے۔ اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے پس میں جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے یہ عمدہ موقع ہے اس سے فائدہ اٹھائیں اور اسے ضائع نہ ہونے دیں۔

پس تبلیغ کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنالو تاکہ تاریخ میں آپ کا نام رہے۔"

(مرزا محمود احمد کا بیان: مندرجہ "الفضل" ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء)

قرآن مجید کی توہین

۱۔ "قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۲۶ تا ۲۸)

۲۔ "میں قرآن کی غلطیاں نکالنے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہو گئی ہیں" (ازالہ الاوہام ص ۳۴)

۳۔ "قرآن زمین پر سے اٹھ گیا تھا میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں" (ایضاً حاشیہ ص ۳۰)

اکھنڈ ہندوستان

"یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔"

(مرزا محمود احمد "الفضل" ربوہ، ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

پاکستان دشمنی

"اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرے گا۔ آپ (احمدی) بے فکر رہیں چند دنوں میں (احمدی) خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا۔"

(مرزا طاہر قادیانی خلیفہ چہارم کا سالانہ جلسہ لندن ۱۹۸۵ء میں خطاب)

حاصل مطالعہ

انتخاب: حافظ خلیل احمد قیصر، کروڑ لعل عیسن

اللہ والوں کے علم و حکمت سے بھرپور نصیحت اور دوسرے عبرت انگیز واقعات

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قدس سرہٗ (مہتمم دارالعلوم دیوبند) کی مختلف مجالس کو جناب دارالعلوم دیوبند کے مرتب مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب نے "مجالس حکیم الاسلام" کے نام سے مرتب فرمایا ہے جس میں حضرت قاری صاحبؒ مختلف موضوعات پر اظہار خیال فرماتے ہوئے ضمنی طور پر کچھ واقعات و حکایات بیان فرمائے وہ واقعات قدرے تلخیص کے ساتھ ترتیب دے کر قارئین ختم نبوت کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ —— (حافظ خلیل احمد)

عبرت کا ایک واقعہ

ایک بوڑھا آدمی ایک ٹٹو پر سوار اور اس کے دونوں طرف گٹھریاں لٹکی ہوئی ہیں۔ وہ آدمی ایک سرائے میں آکر ٹھہرا وہ بہت ہی کمزور اور ضعیف تھا اس نے بمشکل تمام دونوں گٹھریاں اتاریں اس نے یہ سامان رکھ کر اپنا کمبل وغیرہ آرام کرنے کے لیے بچھایا۔ گرمی کا زمانہ تھا سو گیا۔

ایک نوجوان آدمی نے دیکھا کہ گٹھریوں میں بڑا قیمتی سامان ہے لاکھوں روپیہ کے جواہرات ہیں اس نے اس بوڑھے کو قتل کر دیا اور سامان مع ٹٹو کے لے کر روانہ ہو گیا۔ ایک بزرگ بھی اس سرائے میں ٹھہرے ہوئے تھے اور سارا واقعہ دیکھ رہے تھے یہ واقعہ دیکھ کر جناب باری تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ اس فعل میں کوئی حکمت ضرور ہوگی۔ گو مجھ کو معلوم نہیں مگر یہ کیا راز ہے کہ ایک بوڑھا آدمی لاکھوں روپیہ کا سامان لے کر یہاں آکر لیٹ جائے اور ایک نوجوان آئے اور اس کو قتل کر کے سارا سامان لے جائے تو نے بڈھے کو تو محروم کر دیا۔ اور نوجوان جس کو کمانے کی طاقت تھی اس مالیت کا مالک بنا دیا۔ اس میں حکمت ضرور ہے مگر وہ حکمت ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہے اس پر ادھر سے ان کے قلب پر القا کیا گیا کہ یہ مال اس نوجوان کے باپ کا ہے اس بوڑھے نے جا کر اس کے باپ کو قتل کیا اور قتل کر کے یہ مال لا رہا تھا مگر نوجوان کو اس کا بالکل علم نہیں تھا کہ یہ بوڑھا اس کے باپ کا قاتل ہے۔ اس کے دل میں یہ بات ڈال دی۔ وہ قتل کر کے مال لے کر چلا گیا۔ ورنہ نوجوان کو خبر بھی نہیں تھی کہ یہ میرے باپ کا قاتل ہے تو ہم نے تو اس سے قصاص لیا کیونکہ وہ اس کے باپ کا قاتل تھا۔ اور حق دار کو پہنچایا کہ وہ مال اسی کا تھا خواہ اسے خبر بھی نہ ہو پھر ان کے سمجھ میں یہ بات آئی کہ واقعی کوئی حادثہ ایسا نہیں کہ جس میں حکمت نہ ہو مگر یہ حق تعالیٰ ہی اس کو سمجھتے ہیں کہ عالم کا نظام کس طرح چل رہا ہے اور ان کی حکمتیں کیا ہیں۔ اور کس نظام کے ماتحت چل رہا ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ کا واقعہ

شاہ عبدالقادر صاحبؒ کا واقعہ ہے ان کا زہد و تقویٰ پورے خاندان ولی اللہی میں مشہور تھا۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی اولاد میں سب سے چھوٹے بھائی تھے مگر تقویٰ و طہارت کی وجہ سے سارا خاندان ان کی عظمت کرتا تھا انھوں نے اکبری مسجد میں چالیس برس تک اعتکاف کیا ہے سوائے قرآن پڑھنے و پڑھانے کے ان کا کوئی شغل نہیں تھا۔ اس درجہ کا ان کا تقویٰ اور طہارت تھا۔

ان کا واقعہ ہے کہ کسی نوجوان نے آکر وضو کیا جیسے جوانوں کی عادت ہے جلدی جلدی ہاتھ پیر دھوئے مگر ایڑیاں خشک رہ گئیں تو ایک صورت تو یہی کہ شاہ صاحب فرماتے کہ اے جوان بے وقوف نالائق تیری ایڑیاں خشک رہ گئیں ہیں۔ اور حدیث

شریف میں آیا ہے ویل للاعقاب من النار۔ اگر خشک ایڑیاں ہوں گی تو جہنم میں جلائی جائیں گی۔

وہ یوں جواب دیتا کہ آپ اپنی قبر میں سوئیں گے اور میں اپنی قبر میں سوؤں گا۔ آپ کے پیٹ میں درد کیوں ہوتا ہے حضرت شاہ صاحب نے اس طرح نصیحت کی کہ اسے بلایا اور سر پر محبت سے ہاتھ رکھا اور کمر پر پیار سے ہاتھ رکھ کر بٹھایا میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور بعض مرتبہ وضو کرتا ہوں اور یہ پتہ نہیں رہتا کہ میری ایڑی تر ہے یا خشک رہ گئی ہے اگر خشک رہ گئی ہے تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ خشک ایڑی جہنم میں جلائی جائے گی میری دیکھو کہیں خشک تو نہیں رہ گئی ہے میں وضو کرکے آیا ہوں وہ نوجوان سمجھ گیا اور کہا کہ حضرت آپ کی ایڑی خشک کیوں رہ گئی ہے یہ ہماری غلطی ہے میں توبہ کرتا ہوں آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا۔

حضرت نانوتویؒ کا نہی عن المنکر کا طرز

مظفر نگر میں ایک مجلس کے اندر حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کچھ نصیحت اور مسائل بیان فرما رہے تھے۔ اس مجلس میں ایک تھانیدار بھی تھے وہ بہت متاثر ہوئے اس زمانے میں تھانیدار کی جو حیثیت تھی اس زمانہ کے کلکٹر کی بھی نہیں ہوتی ہے۔

انہوں نے غایت عقیدت سے کہا کہ حضرت میری دعوت قبول فرمائیں اور حضرت نانوتویؒ پولیس والوں کے یہاں دعوت قبول نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ ظلم زیادہ کرتے ہیں، اور ان کی کمائی میں ناجائز کا قوی اشتباہ ہوتا ہے حضرتؒ نے یہ نہیں کہا کہ تو پولیس کا آدمی ہے کیونکہ ان کا دل دکھتا بلکہ یوں فرمایا کہ مجھے کچھ عذر ہے آپ معاف فرمائیں اس نے کہا کہ حضرت اگر یہ بات ہے تو میں تانگہ لے کر آؤں گا اور تانگے میں بٹھا کر لے جاؤں گا۔ تاکہ چلنے میں دشواری نہ ہو لیکن بات دوسری تھی حضرت اسے کہنا نہیں چاہتے تھے اس لئے پھر فرمایا کہ مجھے کچھ عذر ہے۔ معاف فرمائیں اس نے کہا کہ کھانا پکا کر یہیں بھجوا دوں لیکن یہاں تو کھانے ہی سے گریز تھا۔

باقی صـ۲۵ پر

مبلغ ختم نبوت سندھ

مولانا جمال اللہ الحسینی کو صدمہ

گذشتہ دنوں مبلغ ختم نبوت سندھ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی کی اہلیہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں، مبلغین اور ان کے احباب نے نجی ملاقاتوں اور خطوط کے ذریعے حضرت مولانا موصوف سے گہرے صدمے اور دکھ کا اظہار کیا ہے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ مولانا جمال اللہ صاحب نے ایک اعلان کے ذریعے کہا ہے کہ جن دوستوں نے خطوط کے ذریعے یا دیگر ذرائع سے تعزیت کا اظہار کیا ہے میں فرداً فرداً خطوط کے ذریعے جوابات تشکر کی بجائے ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔

بیادگار شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ : بانی مولانا حکیم شریف الدین کرنالیؒ

قائم شدہ ۱۹۴۷ء

تعمیری منصوبے کیلئے مالی تعاون کی اپیل

مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی سرگودھا کی موجودہ عمارت جو کہ ۱۹۰۹ء کی تعمیر شدہ ہے۔ اب ۸۲ سال گذرنے پر بہت بوسیدہ ہو چکی ہے خصوصاً طلباء وطالبات کی درسگاہوں، رہائش گاہوں کی چھتیں شکستہ ہو چکی ہیں، زنانہ شعبہ کی عمارت کو ہر شخص دیکھ کر از خود اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ عمارت کسی بھی وقت بہت بڑے حادثہ کا شکار ہو سکتی ہے۔

۴۳ سال سے یہ عمارت محکمہ اوقاف غیر مسلم اور پھر محکمہ اوقاف مسلم کی ملکیت رہی جس کا مدرسہ کرایہ ادا کرتا رہا ہے۔ اب کرایہ معاف ہو چکا ہے اور بلڈنگ مدرسہ کے نام وقف ہو چکی ہے نقشہ تیار ہو چکا ہے اور پرانی عمارت گرا کر نئی عمارت شروع کرنی ہے

تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

ترسیل زر کیلئے:۔ قاری محمد اکرم مدنی ابن مولانا حکیم شریف الدین کرنالیؒ

ناظم اعلیٰ: مدرسہ حسینیہ حنفیہ رجسٹرڈ سلانوالی ضلع سرگودھا

اکاؤنٹ نمبر ۱۸۴۳ یو بی ایل (U.B.L) سلانوالی ضلع سرگودھا

جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ کو مولانا بنوریؒ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ممتاز عالم دین اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم مولانا مفتی احمد الرحمان جمعرات کی صبح ۴ بجے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ بعد نماز عصر جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں ادا کی گئی جس میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی بعد نماز مغرب دوسری نماز جنازہ کی امامت مولانا فضل الرحمان نے کی اور مرحوم کو جمعرات کی شب جامعہ کے شمالی حصہ میں واقع محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کی قبر کے بائیں پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا ان کی عمر ۵۱ سال تھی ان کو بدھ و جمعرات کی درمیانی شب دو بجے دل کا دورہ پڑا ان کو فوری طور پر طبی امداد کے لئے امراض قلب کے قومی ادارے میں لے جایا گیا ڈاکٹروں نے ان کی جان بچانے کی کوشش کی مگر وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور دو گھنٹے کے بعد مولانا کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ مولانا مرحوم کے پس ماندگان میں ایک بیوہ چار صاحبزادے پانچ صاحب زادیاں اور ہزاروں طالب علم اور علمائے کرام شامل ہیں مولانا مفتی احمد الرحمان کی نماز جنازہ کی امامت ان کے بھائی قاری سعید الرحمان صاحب نے کی جبکہ نماز جنازہ میں جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا عبداللہ درخواستی قائم مقام امیر مولانا اجمل خان سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمان، جسٹس مولانا مفتی تقی عثمانی، مولانا رفیع عثمانی، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا محمد بنوری، مولانا انوری المدنی، مولانا شیر محمد، مولانا عبدالرزاق سکندر، مفتی نظام الدین، تبلیغی جماعت پاکستان کے امیر مولانا مفتی زین العابدین فیصل آباد، الحاج مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا محمد احمد انصاری بہاولپور، مولانا عبداللہ اسلام آباد، مولانا شیر محمد، قاری محمد عثمان، مولانا محمد تحسین، مولانا زر ولی خان، مولانا اسعد تھانوی، مولانا امجد تھانوی، مولانا اقبال اللہ، مولانا قاری طیب نقشبندی اور دیگر علمائے کرام دینی مدارس کے اساتذہ اور طلبہ اور عوام کی بڑی تعداد شامل تھی۔ مولانا مفتی احمد الرحمان ۱۹۴۰ء میں تہجد کی نماز کے وقت سہارنپور بھارت میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد محترم مولانا عبدالرحمان کامل پوریؒ ایک بلند پایہ محدث ولی اللہ متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ ان کا شمار مولانا اشرف تھانوی کے خلفاء میں ہوتا تھا۔ اور وہ ہندوستان کی عظیم درسگاہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں حدیث کے استاد تھے۔ ان کا آبائی گاؤں ہیبوری حضرو ضلع اٹک ہے۔ مولانا مفتی احمد الرحمان نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی آپ کی والدہ نیک سیرت اور پارسا خاتون تھیں آپ کی تربیت کے نتیجے میں انہوں نے ۸ سال کی عمر میں قرآن کریم مکمل طور پر حفظ کر لیا بعد ازاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ٹنڈو الہیار آ گئے جہاں پر اس وقت علامہ شبیر احمد عثمانی کی زیر نگرانی دارالعلوم دیوبند کی طرز پر ایک

اخبار ختم نبوت

بڑا مدرسہ قائم تھا جس میں علامہ یوسف بنوری مولانا عبدالرحمان کامل پوری اور اسی قسم کے دیگر بلند پایہ اساتذہ تعلیم و تدریس میں مشغول تھے۔ ان اساتذہ کی نگرانی میں مفتی احمد الرحمان نے ۱۹۵۹ء میں درس نظامی کی سند فراغت حاصل کی۔ مفتی احمد الرحمان علامہ سید محمد یوسف بنوری کی بڑی صاحبزادی سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے اور علامہ سید محمد یوسف بنوری کے جانشین ہونے کا شرف حاصل کیا مفتی احمد الرحمان نے اپنی پوری زندگی جامعہ علوم اسلامیہ کے لئے وقف کر دی تھی اور جامعہ کے مہتمم کی حیثیت سے جامعہ کی تعمیر و ترقی اور اساتذہ و طلبہ کو زیادہ سے زیادہ دینی تعلیم و تبلیغ کی سہولتیں فراہم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا جس کی وجہ سے طلبہ کی تعداد بڑھ گئی ہے اور بنوری ٹاؤن کی جگہ کم پڑ گئی اس لئے انہوں نے جامعہ کے برابر مجلس دعوت و تحقیق کی جگہ پر طلبہ کی مزید عمارت تعمیر کرائی اور مختلف مقامات پر جامعہ بنوری کی شاخیں قائم کیں جس میں پاکستان کے علاوہ ۳۵ ممالک کے سینکڑوں طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور دنیا بھر میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا مفتی احمد الرحمان نے تمام دینی تحریکوں میں قائدانہ کردار ادا کیا جس میں تحریک ختم نبوت، تحریک نفاذ شریعت اور عظمت صحابہؓ کی تحریک قابل ذکر ہیں انہوں نے دینی تنظیموں کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا اور ان کی سرپرستی کی وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر سواد اعظم اہلسنت جماعت کے نائب صدر، متحدہ سنی محاذ کے امیر تھے اس کے علاوہ مجلس عمل متحدہ شریعت محاذ کے سرپرست اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ تھے۔ مفتی احمد الرحمان نے روحانی تربیت اور سلوک و طریقت کی منازل شاہ عبدالعزیز رائے پوری کی نگرانی میں مکمل کیں اور مولانا اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مولانا فقیر محمد نے آپ کو خرقہ خلافت عطا کیا۔

جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ مولانا مفتی احمد الرحمان کے انتقال سے دینی و علمی حلقوں میں ایک خلا پیدا ہو گیا ان کی خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی وہ جمعرات کو بعد نماز مغرب جامعہ علوم اسلامیہ میں مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی دوسری نماز جنازہ کی امامت کرنے کے بعد تعزیتی اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن وزیر اعلیٰ پنجاب کے خصوصی طیارے کے ذریعے شام ۷ بجے ڈیرہ اسماعیل خان سے نماز جنازہ میں شرکت کے لئے یہاں پہنچے تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی دینی و علمی خدمات پر ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی زندگی دینی و علمی خدمات سے تعبیر تھی قبل ازیں شام کو جمعیت علماء اسلام کے قائم مقام امیر مولانا اجمل خان نے نماز جنازہ میں شرکت کے بعد کہا کہ مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے انتقال سے بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر ہونا بہت مشکل ہے مولانا مرحوم کی دینی خدمات جلیلہ پاکستان کے مسلمان ہی نہیں بلکہ بیرون ملک کے مسلمانوں میں بھی یاد رکھی جائیں گی۔

مفتی احمد الرحمانؒ کے دینی مشن کو جاری رکھا جائے گا۔

ملک اور بیرون ملک میں تعزیتی اجتماعات میں علماء کرام کا عزم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب صدر جانشین علامہ بنوری مفتی احمد الرحمٰن کے انتقال پر دوسرے روز جمعہ کو بھی اندرون ملک و بیرون ملک تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ ان تعزیت کرنے والوں نے مفتی احمد الرحمٰن کے انتقال کو ایک عظیم المیہ اور ایک عظیم نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ خلاء پر ہونا مشکل ہے۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے ناقابل تلافی نقصان پر نماز جمعہ کے اجتماعات میں علمائے کرام نے مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انہوں نے صحابہ کرامؓ کی سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی تمام تر زندگی فروغ دین و عظمت صحابہ کرامؓ ناموس ازواج مطہراتؓ کی تحریک کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اس موقع پر سواد اعظم اہل سنت پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان نے جمعہ کے اجتماع میں مفتی صاحب کی وفات کو عالم اسلام کا ایک عظیم سانحہ قرار دیا۔ سواد اعظم اہلسنت کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد اسفندیار خان نے جامعہ دار الخیر کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن اسلام کا پیکر تھے ان کی وفات نے جہاں یتیم کر دیا ہے سواد اعظم اہلسنت کے جوائنٹ سیکرٹری مولانا محمد اسعد تھانوی نے جمعہ کے اجتماع میں مفتی صاحب کی اسلام کے لئے دی گئی قربانیوں کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ یہ سانحہ صرف افراد یا خاندان کا نہیں بلکہ یہ ملت اسلامیہ کا عظیم نقصان ہے حیدرآباد کے شیخ الحدیث مولانا مفتی عبدالرؤف نے مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی موت کو ملت اسلامیہ کا ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ حیدرآباد ہی سے مولانا تنویر احمد مولانا ابو طارق عبدالسلام، کوٹری کے رہنماؤں مولانا فیض اللہ شاکر قاری شبیر احمد اور سکھر لاڑکانہ، نواب شاہ، بھنوں، سعید آباد، ہالہ، ٹنڈو آدم، خیر پور، سکرنڈ، میرپور، گھارو اور بلوچستان کے سواد اعظم کے مقامی رہنماؤں نے حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی وفات کو ایک ناقابل نقصان قرار دیا۔ دریں اثناء جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کالونی میں تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کی مرکزی کونسل کے رکن قاری محمد عثمان نے کہا کہ مفتی احمد الرحمٰن کے اچانک انتقال سے ملک اور قوم کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ شیخ التفسیر سرحد مولانا عبدالحنان کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد ولی خان نے شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی وفات کو ملت اسلامیہ کا ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت اور سواد اعظم کے رہنما ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی اچانک رحلت پر اظہار تعزیت اور تمام سوگواران سے دلی ہمدردی رنج و غم کے لئے مجلس تعزیت امت مسلمہ واحدہ کے رہنما قاضی محمد صاحب زنگلاس نے تمام پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کیا اور خانقاہ شریف آستانہ عالیہ خواجہ گان پر ختم شریف قرآن خوانی ایصال ثواب اور خصوصی دعا کا اہتمام کیا گیا۔ جامع مسجد رحمانیہ سولجر کالونی میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ اجلاس سے مولانا حسین احمد نے خطاب کیا۔ جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے رہنماؤں صوفی عبدالحنان، مولانا حضرت ولی، مولانا سیف الرحمٰن ارائیں، مولانا عبدالمتین قریشی سیکرٹری مولانا شبیر احمد خان مولانا عمر قریشی، امیر مولانا خیر محمد ندوی، قاری عبدالمنان انور، ڈاکٹر عبدالباسط مرزا، مولانا اسعد زکریا، قاری معاویہ القاسمی، قاری گلزار شاہ، مولانا ہارون مطیع اللہ، قاری غلام یاسین ضلع غربی کے مولانا محمد حسین، مولانا عبدالرحمٰن جلالی، مولانا محمد یوسف سیکرٹری قاری حق نواز حافظ بہرمند الٰہی بخش جروار، قاری شوکت علی حاجی یوسف گلفام، مولانا غلام مصطفےٰ فاروقی، مولانا مشتاق احمد عباسی، مولانا قاری عمر خطاب، مولانا مفتی محمد ادریس، حافظ احمد علی، قاری نور محمد سندھی، قاری عبدالمجید اظہر، حافظ امیر حمزہ صفدر، مولانا ریاض احمد ساجد، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن خان سیکرٹری، مولانا عبدالرحمٰن سندھی، مولانا فداء الرحمٰن بالاکوٹی، سید ذاکر حسین ایس آر طارق، مولانا عبدالقادر کشمیری، ممتاز قانون دان خواجہ شرف الاسلام ایڈووکیٹ، صوبیدار گل عنایت شاہ خٹک جمعیت علماء اسلام کراچی سینٹرل کے نائب امیر مولانا مفتی جان محمد طاہر سیکرٹری اطلاعات پیر قاضی فضل الوحید، دیوان الخطیب پاکستان کیو کمشن کراچی کے آرگنائزر پٹھان کالونی برانچ چیف ڈاکٹر نجیب احمد، آرگنائزر محمد یار، صدر عالمگیر، جنرل سیکرٹری لیاقت علی، آفس سیکرٹری حافظ ضیاء احمد اور پریس سیکرٹری ہدایت الرحمٰن، امیر جماعت غرباء اہل حدیث مولانا عبدالرحمٰن سلفی، اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان علامہ شہید گروپ کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالخالق فریدی صوبہ سندھ کے سرپرست الحاج سلیمان بندھانی ممتاز اہل حدیث دانشور علامہ شعیب بن یوسف، اہل حدیث یوتھ فورس صوبہ سندھ کے کنوینر قیصر عزیز محمدی کراچی کے رہنما قاری محمد اصغر شاہد، جمعیت علماء اہل حدیث کراچی کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر نذیر احمد سلفی، تحریک اشاعت قرآن و سنت کے امیر قاری محمد ایوب کاشمیری، سلفی ویلفیئر سوسائٹی کے چیئرمین، چوہدری فیض محمد، تنظیم القراء والحفاظ ٹرسٹ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ، مولانا قاری شریف احمد صدر حافظ سراج احمد، ناظم اعلیٰ حافظ ریاض الدین، ناظم مولانا ولی اللہ، قاری رشید احمد، حافظ محمد کاظم نے بھی مفتی احمد الرحمٰن کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ دریں اثناء مفتی احمد الرحمٰن کے ایصال ثواب کے لئے مسجد ٹی اسٹیشن میں قرآن خوانی ہوئی۔

دنیا بھر سے تعزیتی پیغامات

کراچی (پ ر) جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی وفات پر ہفتہ کو بھی پاکستان اور بیرونی ممالک میں تعزیتی اجتماعات منعقد ہوئے جن میں مفتی احمد الرحمٰن کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے علماء کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دین حق کی سربلندی، علم دین کی ترویج اور لادینی قوتوں کے خلاف مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے مشن کو جاری رکھا جائے گا۔ سب سے بڑا اجتماع جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں طلبہ جامعہ کی طرف سے منعقد ہوا جس میں جامعہ سے متعلق تمام شاخوں کے طلبہ اور اساتذہ کے علاوہ پاکستان اور کراچی کے ممتاز علماء کرام نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ قبل ازیں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں پاکستان اور بیرونی ممالک سے تعزیت کے لئے آنے والوں کا تانتا بندھا رہا ہے۔ جمعیت علمائے برطانیہ کی طرف سے ٹیلی فون اور ٹیلی گرام کے علاوہ مولانا عبیدالرحمٰن صاحب کی قیادت میں

ایک وفد نے جامعہ کے اساتذہ کرام سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مفتی صاحب مرحوم کا فیض پاکستان تک نہیں بلکہ پورے عالم پر حاوی تھا۔

علمائے برطانیہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ آپ ہی کا صدقہ جاریہ ہیں۔ ینگ اسلامک مشن کینیا کی جانب سے مولانا مطیع الرسول نے قاری سعید الرحمٰن اور ڈاکٹر حبیب اللہ و ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر سے تعزیت کی۔ مفتی احمد الرحمٰن صاحب کی دینی خدمات خصوصاً کینیا میں ان کی خدمات دینیہ کو خراج عقیدت کو پیش کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمٰن، ناظم نشریات، مولانا عبدالرحیم اشعر، مبلغ مولانا منظور احمد الحسینی، انگلینڈ مرکز کے انچارج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، قاضی احسان الحق مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی، قاری خلیل احمد بندھانی، استاد حدیث مدرسہ اشرفیہ سکھر، مولانا مفتی زین العابدین، مہتمم دارالعلوم فیصل آباد، بھائی عبدالوہاب امیر تبلیغی جماعت، مولانا محمد احمد، مولانا محمد امین امیر تبلیغی جماعت نے اظہار تعزیت کیا۔ پاکستان کے علاوہ سعودی عرب میں مکہ مکرمہ میں حضرت مفتی صاحب کے سینکڑوں شاگردوں نے وفات کا سنتے ہی طواف، عمروں اور مدینہ منورہ میں روضہ اقدس پر صلوٰۃ وسلام کے ذریعہ ایصال ثواب کیا۔ مدرسہ صولتیہ میں تعزیتی اجتماع اور دعا کا اہتمام کیا گیا۔ افریقہ سے ٹیلی فون اور ٹیلی گرام کے ذریعہ اطلاع دی گئی جس کے مطابق جنوبی افریقہ کے بڑے مدارس دارالعلوم نیو کاسٹل، دارالعلوم زکریا ٹرانسوال، مدرسہ عربیہ اسلامیہ آزادول، دارالفلاح اسلامک انسٹیٹیوٹ جوہانسبرگ، مدرسہ قاسم العلوم کیپ ٹاؤن میں تعطیل کر دی گئی اور قرآن خوانی اور تعزیتی اجتماعات ہوئے۔ ری یونین سے حاجی عبدالحئی طیبولیہ کی اطلاع کے مطابق نماز جمعہ کے اجتماعات میں ری یونین کی تمام مساجد میں قرآن خوانی اور ایصال ثواب کے لئے دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔ زمبیا، ملائیشیا، انڈونیشیا، امریکہ، تھائی لینڈ اور مجاہدین افغانستان کے آزاد کردہ علاقوں زادرہ، بارمی، میران شاہ وغیرہ میں بھی ایصال ثواب کیلئے دعاؤں کا اہتمام ہوا۔ جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے مولانا عبدالقیوم سندھی، مولانا عبدالقیوم گلگتی، مولانا محمد شفاعت رابطہ عالم اسلام کے مولانا عبدالغفور، مولانا محمد احمد قمر، مدرسہ صولتیہ کے مولانا اطہار الدین مدینہ کے قاری عبدالخالق اور مولانا سعید احمد نے ٹیلی فون کے ذریعہ پیغامات میں حضرت مفتی صاحب کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کا مغفرت کی دعا کی اور ان کی وفات کو عالم اسلامیہ کے لئے ایک عظیم سانحہ قرار دیا۔

ختم نبوت یوتھ فورس پنجاب کا انتخابی اجلاس طلب کر لیا گیا۔

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد متین زاہوان کی جاری کردہ ہدایات کے بعد ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ پنجاب کی جنرل کونسل کا انتخابی اجلاس ۲۸ فروری ۱۹۹۱ء بروز جمعرات ٹھیک گیارہ بجے دن دفتر ختم نبوت بیرون دہلی گیٹ بالمقابل دربار شاہ محمد غوث لاہور میں طلب کر لیا گیا ہے۔ اجلاس میں پنجاب بھر کے تمام عہدیدار اور جنرل سیکرٹریز سمیت اہم نمائندہ افراد شرکت کریں گے۔ اور آئندہ سال کے لئے صوبہ پنجاب کے نئے عہدیداروں کا انتخاب کریں گے۔ نیز پریس ریلیز میں مزید بتایا گیا ہے کہ اس اجلاس کے دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم کسی وجہ سے جس شخص کو دعوت نامہ موصول نہ ہو تو وہ اس دعوت کو ہی اطلاع سمجھتے ہوئے اس اہم اجلاس میں شرکت کرے۔

محفل سوال و جواب کی
آخری قسط آئندہ
شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

بقیہ : حاصل مطالعہ

چنانچہ پھر حضرت نے عذر کیا۔ اب اس نے کہا کہ پھر میں پیسہ ریوں خود پکالیں مگر یہاں تو پیسے ہی سے بچا تھا وہ بھی گھاتا نہیں اور حضرت بہت نرمی اور محبت سے عذر کرتے رہے۔ اتنے میں تھانیدار کو غصہ آیا اور کہا کہ یہ کون سا تہا سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتیں قبول فرمائیں اور یہ سنت کا طریقہ ہے اور آپ عالم دین ہو کر سنت کا طریقہ چھوڑ رہے ہیں۔

بہر حال جو اس کے منہ میں آیا اس نے سخت سخت کہے کہے۔ حضرت گردن جھکا کر سنتے رہے۔ لوگوں کو غصہ آیا۔ مگر حضرت ساکت تھے اس لیے کوئی بول نہیں سکتا تھا مجلس بالکل ساکت اور صامت اور وہ اپنا کہتا رہا اور جو اس کے منہ میں آیا وہ سب کہتا رہا حضرت اس کو تحمل کے ساتھ سنتے رہے اس کے بعد بہت ہی تواضع سے فرمایا کہ تھانیدار صاحب ابھی تو میرے اتنے ہی عیب آپ کو معلوم ہوئے ہیں۔ اگر ہمارے سارے عیوب کھل جائیں تو شاید آپ میری صورت بھی دیکھنے کے روادار نہ ہوں گے

حضرت نے معلوم نہیں قلب کے کس انداز سے یہ فرمایا کہ تھانیدار کی چیخ نکلی وہ رو پڑا اور روتے ہی اس پر حالت منکشف ہو گئی کہا کہ حضرت اب میری سمجھ میں آگیا۔ میں پولیس کا آدمی ہوں اور میں تو یہ کہتا ہوں آئندہ ظلم نہیں کروں گا۔ اور اب میں اس پیسے کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ جو میری اصل۔ جائیداد کی کمائی سے حضرت نے فرمایا کہ دعوت قبول ہے۔ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا طریقہ تھا۔ سب کچھ اپنے اوپر لے لیا اور آخر میں یہ کہا کہ ابھی تک تو آپ کو میرے اتنے ہی عیب معلوم ہوئے ہیں اگر سارے معلوم ہو جائیں تو میری صورت دیکھنے کے روادار نہ ہوں گے۔

ایک بزرگ کا واقعہ

ایک بزرگ کے پاس ایک شخص آیا اور اپنی مصیبتیں بیان کیں اور کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں خودکشی کرلوں۔ کھانے کو ملے نہیں بیوی الگ نافرمان بچے الگ پریشان۔ میرا جی چاہتا ہے کہ خودکشی کرلوں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہاں بہت اچھا ہے سوچنے خودکشی کے آدمی کیا کرے ایسی پریشانی میں ضرور خودکشی کرنی چاہیے۔ مگر میری ایک رائے ہے کہ خودکشی میں مضائقہ نہیں مگر خداکشی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر آپ صبر و تحمل سے کام کریں اور نصیحت کرتے رہیں۔ اور اس کی تدبیریں کریں تو خودکشی سے زیادہ بہتر ہوگا۔

یہ نہیں فرمایا کہ خودکشی حرام ہے اور کرے گے کی موت مرے گا بلکہ فرمایا کہ خودکشی نہ کرو۔ ظاہر بات ہے کہ جب اللہ پر بے اعتمادی کی اور اس کی وجہ سے خودکشی کی تو وہ خداکشی ہوئی اور مسلمان کے لیے کب زیبا ہے اس کو صبر آگیا اور صحیح راستے پر پڑ گیا تو یہ طریقہ ہے نہی عن المنکر۔

بقیہ : مسٹر قادیانی

(جناب مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ لاہور و جناب خواجہ کمال الدین صاحب لاہور و جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور و جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور اور جناب خان صاحب مولوی غلام حسن خان صاحب پشاور وغیرہ ممبران صدر انجمن اشاعت اسلام لاہور) جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح لاہور کے ساتھ تعلق ہے خدا کے تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا (والا ورعناں کا) محض بہتان ہے ہم حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) مسیح موعود و مہدی موعود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ (نبوت) حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔

(اخبار پیغام صلح لاہور ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء بحوالہ ایک غلط فہمی کا ازالہ)

بقیہ : آہ! مولانا مفتی صاحب

ایسا انسان صرف عظمت و استقلال کے ہی معیار پر پورا نہیں اترتا بلکہ اس تاریخ ساز شخصیت کو دیکھ کر خود عظمت کا معیار قائم ہوتا ہے۔

الغرض حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہماری قوم کی وہ شخصیت تھے جن کے نام پر تاریخ بھی ہمیشہ رشک کرتی رہے گی۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یادوں کو قلم بند کرنا آسان نہیں ہے۔ خدا کرے وہ کروٹ کروٹ جنت میں رہیں اور آسمان ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے دیئے ہوئے درس کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

بقیہ : مفتی احمد الرحمٰن کی رحلت

سنی محاذ شریعت محاذ، حرکۃ المجاہدین الاسلامی پاکستان، تنظیم اہل سنت، انجمن سپاہ صحابہؓ، جمعیت حقوق اہلسنت اور دیگر تمام دینی تنظیموں کی سرپرستی فرماتے رہے وہ پورے پاکستان کے دینی مدارس کی خصوصی امداد فرماتے اور اکثر مدارس کے ختم بخاری آپ ہی سے کرائے جاتے تھی، ماہنامہ بینات اقرا ڈائجسٹ اور ہفت روزہ ختم نبوت آپ کی زیر نگرانی ان دینی نقشوں کا قلمی جہاد کرتے رہے طریقت و تصوف میں بلندی تو آپ کو اپنے والد محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری سے عطا ہوئی تھی، والد محترم کی وفات کے بعد حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری سے اصلاح کا تعلق قائم فرمایا۔ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب مدظلہ خلیفہ اجل حضرت تھانوی نے آپ کے تقویٰ و طہارت اور علم کو دیکھتے ہوئے آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا اور آپ کے لیے ہمیشہ دعا فرماتے تھے آج ان کی وفات سے پورے عالم اسلام اور غیر مسلم ممالک کے مسلمانوں کے قلوب رنج و غم سے بھر گئے، حرمین شریفین میں ان کے لئے عمروں اور طواف کے ذریعہ ایصال ثواب اور تمام ممالک میں قرآن خوانی کا سلسلہ شروع ہو گیا، اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے اور آپ کی قبر مبارک کو جنت کا باغ بنائے۔ (آمین)

بقیہ : قتل مرتد

یا خود مرتد مہلت طلب کرے تو امام کو اختیار ہے کہ تین روز تک اس کے قتل کو مؤخر کردے اور اگر نہ اس کو توبہ کی توقع ہو اور نہ خود مہلت طلب کرے تو ایسی صورت میں اگر امام اس کو بلا مہلت دیئے قتل کردے تو مضائقہ نہیں۔

(دیکھو مؤطا امام مالکؒ)

قارئین کرام توجہ فرمائیے

آپ نے قرآن و حدیث کے احکامات اور پوری امت مسلمہ کا تعامل ملاحظہ کرلیا اور

ائمہ کرام کے ارشادات بھی ملاحظہ فرمائیے اب آپ خود اندازہ لگائیے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرتد کو قتل نہ کیا جائے وہ کہاں تک درست ہیں۔

قرآن و حدیث میں صاف حکم ہے کہ مرتد کو قتل کردیا جائے اور تمام امت کے خلفائے اسلام نے اپنے اپنے دور حکومت میں مرتد کو قتل کیا ہے اور کسی عالم نے اس بات پر اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ تمام علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جو دین کو چھوڑ کر چلا جائے اسکو قتل کیا جائے۔

حکومت وقت سے دردمندانہ اپیل

ہم اپنی حکومت سے دردمندانہ التماس کرتے ہیں کہ اس عزیز ملک میں مرتد کی شرعی سزا کا نفاذ کیا جائے اور جن لوگوں نے دین اسلام کو قبول کرنیکے بعد چھوڑا ہے ان کو قتل کیا جائے یہی خدا اور خدا کے رسول کا حکم ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمان حکمرانوں کو یہ شرعی حکم نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین، ثم آمین)

بقیہ : اسلامی تاریخ کے نقوش

آپ شریف اور فراخدل بھائی ہیں اور شریف و رحمدل بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔

"آج میں تم سے وہی بات کہوں گا جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی۔ آج تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے وہ سب سے زیادہ رحم کا معاملہ کرنے والا ہے۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

معزز قارئین! یہ رحمت عالم پیغمبر اسلام انسانیت کے معلم اعظم اسلام و کرم کے عظیم امی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ فاتح ملک گیر جہاں بان و جہانگیر نہ تھے۔ جو فتح و کامرانی کے نشے میں انسانی قدروں کو پامال کردیں۔ مجسم رحمت سراپا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوہ بنی مصطلق سے واپسی ہورہی ہے سورج نصف النہار تک آپہنچا ہے سورج کی تپش اور موسم کی گرمی کی وجہ سے سفر جاری رکھنا دشوار اور مشکل ہورہا ہے۔ صحابہ کرامؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں آگے کچھ درخت آرہے ہیں وہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر آرام فرمائیں دھوپ کی شدت کم ہو جائے تو سفر شروع کیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تجویز کو منظور فرماتے ہیں، صحابہ کرام کسی قدر سایہ دار ببول کے نیچے بستر بچھا دیتے ہیں۔ آپؐ اپنی تلوار درخت کی ایک شاخ سے لٹکا کر لیٹ جاتے ہیں صحابہ کرامؓ کچھ فاصلے پر ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے بعد ایک آہٹ پا کر آنکھیں کھولتے ہیں تو دیکھتے ہیں تبیلہ کا ایک شکست خوردہ شخص تلوار کھینچے ہوئے ہے اور کہہ رہا ہے کہ محمدؐ اب تمہیں کون بچا سکتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے برجستہ نکلتا ہے "اللہ عزوجل" کا فر کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر جاتی ہے اور وہ گھبرا جاتا ہے حضورؐ تلوار اٹھا لیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ بتاؤ! اب تمہیں کون بچائے گا؟ وہ گڑگڑا کر کہتا ہے کہ رحم و کرم کیجئے رحمت للعالمین فرماتے ہیں جاؤ تم آزاد ہو جہاں سے چاہو چلے جاؤ، قارئین کرام! یہ اس قبیلہ کا ایک فرد تھا جو مسلمانوں اور حضورؐ سے جنگ کی حالت میں تھا اور یہ شخص پیغمبر اسلام اور رہنمائے انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے آیا تھا کیا دنیا میں اس جیسی کوئی مثال مل سکتی ہے جس میں عفو و درگذر کا معاملہ ایک جان لیوا دشمن سے کیا گیا ہو یہ صرف پیغمبرانہ ظرف اور رسول برحق ہی کرسکتا ہے۔

بقیہ : امیر معاویہ رضؓ

یہ نہ کہا جائے کہ قیس نے خیانت کی یہ شلوار تو قوم عاد کی تھی جسے قوم ثمود نے خوب حفاظت سے رکھا۔ میں یمنی الاصل ہوں میں اسے سردار ہوں اور لوگ دو ہی تو قسموں میں منقسم ہیں حاکم و محکوم (اور ہم سردار اور حاکم ہیں اور باقی لوگ محکوم ہیں) رومی پہلوان سے جس عرب جوان نے زور آزمائی کی تھی وہ اسد اللہ الغالب سیدنا علیؓ بن ابی طالب کے چھوٹے فرزند اور سید الشباب اہل الجنۃ سیدنا امام حسنؓ اور سیدنا امام حسینؓ کے چھوٹے بھائی حضرت محمدؒ بن الحنفیہ تھے۔ امیر المؤمنین سیدنا حضرت معاویہؓ کی عقلمندی اور سیاست کا شاہکار یہ تھا کہ رومی وفد روم سے چلا تو انہیں اطلاع مل گئی کہ ایک اس قسم کا وفد دربار خلافت میں آرہا ہے۔ اس میں اتنے ارکان ہیں اور ہر رکن کے مفصل حالات یہ ہیں۔ آپ نے ہر رکن کے حالات کے مطابق وفد کے پہنچنے سے پہلے اپنے پاس مصالحہ جمع کرلیا۔ چنانچہ سیدنا قیس بن سعد اور سیدنا محمد بن الحنفیہ کو حجاز سے محض اس وفد کی پذیرائی کی خاطر ہی بلوایا گیا تھا۔ خلافت راشدہ کی سی سادگی نہ سہی مگر سید ازمعنوی اور حاضر دماغی کی تو بہرحال داد دینی چاہئے وہ لوگ حق کی سربلندی کی خاطر ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے اور آپس کے اختلاف کو اپنے تک محدود رکھتے تھے۔ کیا آج کے مسلمان سیدنا امیر معاویہؓ اور سیدنا محمد بن الحنفیہ سے زیادہ اسلام کے خیرخواہ ہیں کہ وہ ان کی طرح مل کر نہیں بیٹھ سکتے؟ اور مل کر اسلام کی دفاع کا کوئی کام کرسکتے ہیں؟ کہ اس سچی کہانی میں ہمارے لئے کچھ بھی سامان عبرت پوشیدہ نہیں۔

بقیہ : رسول عربیؐ

ویاس اپنیشد میں ذات احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کو مہارشی ویاس جی نے اس طرح بیان کیا ہے

आ कारो अल्ले हल्ला
ह कारो हस्त पिता
म कारो माया ब्रह्माण्ड
द कारो दद दीतला

(الف) سے روح اور جان و جسم کی وحدت قائم ہوئی۔ (ح) سے اس کا مالک بن کر جزا و سزا دینے والا بنا (میم) سے کائنات عالم بنا (دال) سے دینے والا بنا۔ (ویاس اپنیشد) دکن کی سونار قوم جن کی مذہبی کتابوں میں کلمہ طیبہ کے علاوہ اور بہت سے بزرگوں کے نام ہیں اور ہر سونار کھانے سے پیشتر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر معین الدین کو دوست تیرا ہو دین کہہ کر کھاتے ہیں اور خصوصاً لنگایت کے اکثر متعلقین۔ دکھیا ورن سبز جھنڈا رکھتے ہیں غرض ہندوؤں کے ویدوں، شاستروں اور پرانوں میں مجموعی اور تاریخی کتابوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ موجود ہے اور مرتے وقت حضور کا نام یا جان کنی میں مبتلا شخص کو ان کہی بعض کلمہ پڑھایا جاتا ہے اور اس طرح لیومنن بہ قبل موتہ (موت سے پہلے ضرور تسلیم کریں گے) کا ظہور ہوتا ہے۔

جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بہت بڑا تعزیتی اجتماع

ملک بھر سے اکابر علماء کرام کی شرکت، حضرت مفتی احمد الرحمنؒ کو زبردست خراج تحسین

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے اعلامیہ کے مطابق جامعہ کے مہتمم مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی وفات پر ملک اور بیرونی ممالک میں تعزیتی اجتماعات منعقد ہوئے جن میں مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے علماء کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دین حق کی سربلندی، علم دین کی ترویج اور لادین قوتوں کے خلاف مولانا کے جہاد مشن کو جاری رکھا جائے گا۔ سب سے بڑا اجتماع جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں طلبائے جامعہ کی طرف سے منعقد ہوا جس میں جامعہ سے متعلق تمام شاخوں کے طلبہ اور اساتذہ کے علاوہ پاکستان اور کراچی کے ممتاز علماء کرام نے خصوصی طور پر شرکت کی اجلاس میں مولانا غلام مصطفیٰ مہتمم مدرسہ قاسمیہ بہاولپور، مولانا یوسف لدھیانوی، مدیر ماہنامہ بینات، قاری سعید الرحمٰن مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی و سابق وزیر زکوٰۃ و عشر پنجاب، مولانا سید مصباح اللہ شاہ شیخ الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن، مولانا مفتی محمد انور شاہ، ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مولانا محمد اسفندیار خان، ناظم اعلیٰ سواد اعظم پاکستان، مولانا انور الہدیٰ مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام مولانا عبدالستار تونسوی امیر تنظیم اہلسنت پاکستان، مولانا عبیدالرحمٰن نائب امیر جمعیت علماء پاکستان مولانا یاسین نائب مہتمم قاسم العلوم ملتان، قاری محمد امین مہتمم جامعہ عثمانیہ راولپنڈی، الاستاذ شیخ الشیخ عبدالرزاق المصری، مولانا شیر علی شاہ شیخ الحدیث جامعہ منبع العلوم میران شاہ، حکیم حاجی محمد اختر مہتمم جامعہ اشرف المدارس کراچی، مولانا محمد طاسین مدیر مجلس علمی کراچی، سید خالد بنوری پشاور، قاری محمد رفیق خطیب اسلام آباد، مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن، ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، ناظم تعلیمات جامعہ بنوری ٹاؤن، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی علماء کرام نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مفتی احمد الرحمٰن اس دور میں ایسی جامع شخصیت تھے جن کی نظیر ملنا مشکل ہے شرافت و دیانت، اخلاص و للہیت، تفقہ و تقویٰ، شجاعت، علم میں وہ ممتاز حیثیت رکھتے تھے وہ صرف جامعہ بنوری ٹاؤن یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہی کے سرپرست نہیں تھے بلکہ پورے پاکستان کے دینی مدارس اور دینی جماعتوں کے روح رواں اور سرپرست تھے وہ ایک ایسی جامع شخصیت تھے جن پر پوری امت کا اتفاق تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم مولانا عزیز الرحمٰن، ناظم نشر مولانا عبدالرحیم اشعر، مبلغ مولانا منظور احمد الحسینی، انگلینڈ مرکز کے انچارج الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے اساتذہ جامعہ سے تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مفتی احمد الرحمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں حضرت بنوریؒ کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے جن خدمات جلیلہ کو انجام دے چکے ہیں وہ ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ انگلینڈ، امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی اور دیگر افریقی اور یورپی ممالک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مراکز حضرت مفتی کی یادگار ہیں۔

- اہلحدیث یوتھ فورس کراچی ڈویژن کا تعزیتی اجلاس زیر صدارت مرکزی رابطہ سیکریٹری یعقوب فراز منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سیکریٹری نشر و اشاعت شرافت علی یزدانی نے مولانا احمد الرحمٰن کے انتقال پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا اسے امت مسلمہ کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ اجلاس سے عبدالرحمٰن، عبدالرؤف، مولانا محمد معاذ محمد سجاد، حافظ عادل محمد یوسف سلفی، محمد سلیم اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔

- متحدہ علماء کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس اس کے صدر مولانا مفتی رفیع عثمانی کے زیر صدارت ہوا جس میں مولانا غلام دستگیر افغانی، مولانا محمد اسعد تھانوی، مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی، مولانا محمد اسفندیار خان، پروفیسر محمد ظفر اللہ، مولانا منیب الرحمٰن، مولانا محمد سلفی، مولوی عبدالرؤف، مولانا غلام محمد سیالوی، مفتی محمد رفیق حسنی اور ملک عبدالرؤف نے شرکت کی۔ اجلاس میں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی المناک وفات پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ مفتی مرحوم نے دین اور اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ اپنے جامعہ کے ذریعے علوم نبویہ کی ترویج کے علاوہ ملک میں ہونے والی تمام دینی کاموں میں حصہ لیتے تھے۔

- حرکۃ المجاہدین صوبہ سندھ کے امیر مولانا محمد مسعود اظہر اور سیکریٹری اطلاعات و نشریات قاری نوید مسعود ہاشمی نے کہا کہ مولانا احمد الرحمٰن نے جہاد افغانستان میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ وہ خود بھی کئی مرتبہ محاذ پر تشریف لا چکے تھے انہوں نے کہا کہ مجاہدین کے دل مفتی احمد الرحمٰن کی وفات پر رو رہے ہیں انہوں نے کہا کہ مفتی مرحوم کو روس اور امریکہ سے سخت نفرت تھی اور کافر طاقتوں کے خلاف جہاد کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔

- جامعہ اسلامیہ درویشیہ میں مفتی احمد الرحمٰن کے اچانک رحلت پر ایک ہنگامی اجلاس جامعہ کے مہتمم مولانا حافظ منیر شاہ کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں جامعہ کے اساتذہ حافظ لیاقت علی شاہ، حافظ سید علی شاہ، مفتی تاج علی شاہ مفتی اصغر حسین شاہ اور دیگر اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی اس موقع پر قرآن خوانی اور دعا ہوئی اور مفتی مرحوم کے اہل خانہ سے دلی رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔

مالدیپ میں غیر اسلامی سرگرمیوں پر پابندی

مالدیپ نے پورے جزیرے میں غیر اسلامی مذہبی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی ہے مالدیپ کے سرکاری بلیٹن میں کہا گیا ہے کہ مالدیپ سو فیصد اسلامی ہے اس لئے ہوٹلوں ریسٹورانوں دکانوں اسکولوں اور دفاتر میں اسلام کے منافی سرگرمیوں پر پابندی ہے۔

ختم نبوت یوتھ فورس کا مرکزی اجلاس ۲۸ فروری کو لاہور میں ہو گا

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکریٹری محمد ممتاز اعوان نے بتایا ہے کہ ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی سنیٹرل کیٹی کا اہم تنظیمی اجلاس ۲۸ فروری کو ۲ بجے سہ پہر دفتر ختم نبوت بیرون دہلی گیٹ بالمقابل دربار شاہ محمد غوث لاہور میں مرکزی صدر صاحبزادہ پیر سلطان منیر کی صدارت میں منعقد ہوگا، جس میں چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر کے صدور اور جنرل سیکریٹریز سمیت مرکزی سنیٹرل کمیٹی کے ارکان شریک ہوں گے۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیرِ مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت وتبلیغ، ناموسِ ختمِ نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے اور پروگرام شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرونِ ملک و بیرونِ ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے۔ اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کیے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختمِ نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرتؐ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقہ اور دیگر صدقات وعطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ (فقیر) **خان محمد**
امیرِ مرکزی
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (پاکستان)
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (کراچی)
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون ۱۱۱۹۶۱